قول القادری علی مقال ابن الطفیل الازہری

حضور غوث پاک کے بارے میں ابن طفیل ازہری کے مقال کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

محمد کاشف اقبال قادری

دارالکلام

ادراہ اسلامی فکر و تحقیق گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ القادر الظاہر الذی اظہر شانہ و قدرتہ علی عبدہ عبدالقادر والصلوۃ والسلام علی مظہر اسم الاول والاخر والظاہر والقادر جد الحسن والحسین والعبد القادر وعلی الہ واصحابہ اجمعین بقدرتک یا اول یا آخر یا ظاہر یا قادر ۔

فقیر کو چند روز قبل ابن طفیل ازہری کے غوث اعظم سیدی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے متعلق دو مقال مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ ان میں سے پہلا مختصر مقال ۳ دسمبر اور دوسرا تفصیلی مقال ۶ دسمبر کو فیس بک پر ابن طفیل ازہری نے شائع کیا۔ جس میں بنیادی طور پر حضور غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے فرمان ''قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ ''اور آپ کی سیرت مبارکہ پر لکھی گئی کتاب'' بہجۃ الاسرار'' پر کلام کیا گیا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ صدیوں سے اکابر علما و مشائخ سیدی غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی شان میں کتابیں لکھتے آئے ہیں اور اس عمل کو اپنے لیے باعث سعادت و برکت سمجھتے رہے ہیں مگر عجیب بات ہے کہ یہ پہلا شخص دیکھا کہ جو خود کو اہل سنت و جماعت میں بھی شمار کرتا ہے مگر غوث اعظم جیسے امام الاولیاء، کہ بقول امام یوسف بن سمعیل نبہانی: جن کی ولایت پر تمام امت محمدیہ کے افراد کا اجماع ہے ۔[1]، ان کو ابن کثیر اور ابن رجب حنبلی جیسے علم ظاہر رکھنے والے علما کی عدالت میں لا کھڑا کرتا ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ یہاں غوث اعظم سیدی عبد القادری جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی شان میں وہ علما و عارفین رطب اللسان ہیں جن کی علمی و روحانی امامت پر امت کا اجماع ہے۔ اس حوالے سے ابن طفیل نے جس بات کو بڑھ چڑھ کر بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ سیدی غوث اعظم کا فرمان'' قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ '' من گھڑت ہے یا شطحیات میں سے ہے اور اپنے اس موقف کی تائید میں چند ایک علما کے اقوال پیش کیے ہیں۔ مزید یہ کہ اکابر علمائے امت نے سیدی غوث پاک کی سیرت مبارکہ بیان کرنے کے لیے کتاب مستطاب'' بہجۃ الاسرار'' کو

---

[1] نبہانی، امام یوسف بن اسمعیل، جامع کرامات اولیاء، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۱۳ء، ج ۲، ص ۳۴۳

بنیادی ماخذ کے طور پر تسلیم کیا ہے اور اس کے مصنف امام نورالدین ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر بن معضاد شطنوفی شافعی پر مکمل اعتماد کیا ہے اور آپ کو جلیل القدر علماو مشائخ میں شمار کیا ہے۔ مگر ابن طفیل ازہری نے اپنے مقال میں سارا زور کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار اور صاحب بہجۃ الاسرار کو متنازع ثابت کرنے میں لگا دیا ہے اور اپنے موقف کی تائید میں چند ایک علما کے اقوال نقل کیے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جمہور علماو مشائخ کے راستے اور موقف کو چھوڑ کر صرف چند ایک علما اوران میں سے بھی اکثر اہل ظاہر کے اقوال کو بنیاد بنا کر حضور سیدی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور سیدی امام نور الدین شطنوفی کے بارے میں ایسے عجیب و غریب مضامین لکھنے کا آخر مقصد کیا ہے۔ یقیناً مقصدِ کلام نتیجۂ کلام سے ظاہر ہو تا ہے، اور ابن طفیل ازہری کا مقال پڑھنے کے بعد درج ذیل مقاصد اور نتائج سامنے آتے ہیں:

ا۔ مقالہ نگار ازہری حضور سیدی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مرتبۂ غوثیت عظمی و کبری سے نابلد ہے اور یہ بھی نہیں جانتا کہ غوثیت کیا شے ہے اور اس کے کیا احکام ہیں نیز غوثیت کبری کسے کہتے ہیں؟

۲۔ فرمان غوث اعظم "قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله" من گھڑت ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں اور اگر یہ فرمان ثابت ہے بھی ہے تو اس کا تعلق شطحیات سے ہے۔

۳۔ بعض لوگ غلو کرتے ہوئے اس قول کو نصِ وحی کا درجہ دیتے ہیں اور اس کا انکار کرنے والوں پر کفر و گمراہی کا فتوی لگاتے ہیں۔

۴۔ بہجۃ الاسرار نامی کتاب اور اس کا مصنف دونوں ضعیف اور غیر معتبر ہیں۔

۵۔ شیخ عبد القادر جیلانی کے بارے میں اکثر کرامتیں جو مشہور ہیں وہ زیادہ تر لغو پر مشتمل ہیں، جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

٦۔ غوث پاک کی تصانیف میں ضعیف اور موضوع احادیث ہیں لہذا ان کو احتیاط سے پڑھیں۔

سب سے پہلے اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ غوثیت کیا شے ہے اور غوثیت کبری کسے کہتے ہیں۔ کیونکہ فقیر کے نزدیک ابن طفیل ازہری کے کلام میں موجود مفاسد کی بنیادی وجہ ہی یہ ہے کہ موصوف یاتو غوثیت اور غوثیت کبری کی اصطلاح اور اس کے معانی تک سے بے خبر اور لاعلم ہے یا پھر خشک ملّاؤں کی طرح مرتبۂ غوثیت کا ہی سرے سے منکر ہے، جیسا کہ اس کے کلام سے اس بات کی بُو آتی ہے کہ اپنے مقال میں کسی بھی مقام پر اس نے سیدی عبد القادر جیلانی کے اسم مبارک کے ساتھ لفظ غوث نہیں لکھا اور اگر غوث نہیں لکھا تو غوث اعظم کیسے لکھے گا۔ اس کے برعکس موصوف نے اپنی موقف کی تائید میں جن علما کے اقوال پیش کیے ہیں ان کے نام کے ساتھ شیخ الاسلام، مفتی ثقلین، عارف باللہ، اہل استقرائے تام جیسے القاب تحریر کیے ہیں حتیٰ کہ مولوی عبد الحی لکھنوی کے نام کے ساتھ بھی امام لکھا ہے۔

حضور سیدی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا غوث وقت ہونا تمام ائمہ و مشائخ کے ہاں مسلّم ہے اور اس میں کسی بھی مستند عالم وعارف کا کوئی اختلاف نہیں۔ مزید یہ کہ صرف غوث ہونا نہیں بلکہ آپ کا صاحب مقام غوثیت کبری یعنی غوث اعظم ہونا علما و مشائخ کے ہاں مقبول ہے۔ اور اس کی دلیل اکابر علمائے کرام اور جلیل القدر اولیاء اللہ کی وہ تحاریر ہیں جن میں کثرت کے ساتھ انہوں نے سیدی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نام مبارک کے ساتھ غوث اعظم، غوث الثقلین اور پیران پیر دستگیر جیسے القاب کا استعمال کیا ہے جو کہ واضح طور پر آپ کے مقام غوثیت کبری کی طرف اشارہ ہے۔ جیسا کہ محدث کبیر حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی تصنیف " نزہۃ الخاطر الفاتر فی مناقب شیخ سید عبد القادر" میں فرماتے ہیں:

"لقد بلغنی عن بعض الاکابر ان الامام الحسن ابن سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہما لما ترک الخلافۃ لما فیھا من الفتنۃ والآفۃ عوضہ اللہ سبحنہ و تعالی القطبیۃ الکبری فیہ و فی نسلہ و کان رضی اللہ تعالی عنہ القطب الاکبر سیدنا السید شیخ عبدالقادر جیلانی ھو قطب الاوسط و المھدی خاتمۃ الاقطاب "[1]

---

[1] قاری، سلطان ملا علی، نزہۃ الخاطر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبد القادر، (قلمی)، ص ٦ بحوالہ فتاوی رضویہ، ج ٢٨، ص ٣٩٢

" بے شک مجھے بعض اکابر سے یہ بات پہنچی ہے کہ سیدنا امام حسن ابن علی رضی اللہ تعالی عنہما نے جب فتنے اور فساد سے بچنے کے لیے خلافت ترک فرمائی تو اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کے عوض ان میں اور ان کی اولاد میں قطبیت کبری کا منصب رکھ دیا۔ امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ سب سے بڑے قطب کبیر ہیں، سید شیخ عبد القادر جیلانی قطب کبیر اوسط ہیں اور سیدنا مہدی خاتمۃ الاقطاب ہوں گے۔"[1]

اسی طرح " نزہۃ الخاطر الفاتر فی مناقب شیخ عبد القادر " میں ملا علی قاری ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ جب سیدی عبد القادر رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے " قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ " فرمایا تو ایک عجمی شیخ نے آپ کی اتباع سے ہچکچاہٹ اختیار کی تو اس کی ولایت سلب کر لی گئی۔ یہ نقل فرمانے کے بعد آپ لکھتے ہیں:" ھذا تنبیہ بینۃ علی انہ قطب الاقطاب والغوث الاعظم "[2]

" یہ اس بات پر روشن دلیل ہے کہ بے شک آپ قطب الاقطاب اور غوث اعظم ہیں۔"[3]

خود حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی شخصیت بطور متکلم و محدث ایک معتبر و مستند شخصیت ہے۔ آپ کی جلالت علمی پر اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہے۔ مولانا عبد الحی فرنگی محلی نے اپنی تصنیف " التعلیقات السلیہ علی الافوائد العبیھہ " آپ کی تصانیف محاسن بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" و کلھا مفیدہ بلغت الی مرتبۃ المجددیہ علی راس الالف"

یعنی آپ کی تمام تر تصانیف اس قدر مفید تھی کہ آپ مجدد وقت کے مرتبہ پر فائز تھے۔[4]

---

[1] نزہۃ الخاطر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبد القادر، مترجم: پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ، ۲۰۰۷ء، ص ۱۲۰

[2] نزہۃ الخاطر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبد القادر، (قلمی)، ص ۸

[3] نزہۃ الخاطر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبد القادر، (مترجم) ص ۴۹

[4] فاروقی، پیرزادہ علامہ اقبال احمد، مقدمہ نزہۃ الخاظر الفاتر، قادری رضوی کتب خانہ لاہور، ۲۰۰۷، ص ۱۵-۱۴

حضرت شمس شریعت محمدیہ مجدد سلسلہ سہروردیہ امام السالکین وارث ختم المرسلین سیدی ابو الفیض قلندر علی سہروردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے سہروردی سلسلہ کا عظیم شیخ ہونے کے باوجود " قصیدۂ غوثیہ " کی شاندار شرح تحریر فرمائی اور اس کثیر مقامات پر حضور سیدی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ساتھ غوث الاعظم لکھا بلکہ آپ نے اکثر غوث پاک کا نام لینے کی بجائے "غوث الاعظم" کے الفاظ کے ساتھ سیدی عبد القادری جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔

سیدی ابو الفیض قلندر علی سہروردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ " صحیفۂ غوثیہ شرح قصیدہ غوثیہ " میں فرماتے ہیں:

" یاد رہے کہ آنجناب قطب الاقطاب غوثیت مآب محبوب سبحانی غوث صمدانی پیر پیراں سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ دنیائے ولایت میں بمقام تمام اولیاء اللہ کے بمنزلہ آسمان ہیں اور دیگر اولیاء اللہ بمنزلہ زمین۔ جس کے معنی یہ ہوئے ہر زمین جب تک آسمان سے بارش نہ ہو، وہ پھل پھول پیدا نہیں کرتی اور روئیدگی نہیں لاتی۔ نیز جس طرح زمین اپنے تحفظ کے لحاظ سے خلاء آسمانی سے محیط ہے اسی طرح تمام بزرگان دین اپنے اپنے مدارج میں خواہ وہ کسی حد تک بلند کیوں نہ ہوں غوثیت کے دائرے میں گھرے ہوئے ہیں " [1]

حضرت خواجہ سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سلسلہ نقشبندیہ مجدیہ کے مادرزاد اور اُمی ولی ہوئے ہیں۔ آپ کے ملفوظات عالیہ کو آپ کے محبوب خلیفہ خواجہ محبوب عالم سیدوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے " ذکر خیر المعروف بہ صحیفۂ محبوبیہ " کے نام سے جمع کیا ہے، جس میں متعدد مقامات پر سیدی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ذکر خیر ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کو "غوث الاعظم" کے الفاظ کے ساتھ یاد کیا گیا ہے۔ حضرت خواجہ محبوب عالم سیدوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنے شیخ خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" پھر فرمایا: حضرت غوث الاعظم سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم اپنے حجرے میں بیٹھے ہوئے عبادت میں مشغول تھے، ہم نے دیکھا کہ نور کی بڑی چمکدار اور روشن تجلی ظاہر ہوئی۔ " [2]

---

[1] سہروردی، ابو الفیض قلندر علی سہروردی، صحیفۂ غوثیہ شرح قصیدہ غوثیہ، نوریہ رضویہ پبلیکیشنز، لاہور، ۲۰۰۲ء، ۵۱-۵۰

[2] سیدوی، خواجہ محبوب عالم، ذکر خیر المعروف بہ صحفیۂ محبوب، مکتبۂ توکلیہ محبوبیہ، سیدا شریف، ۲۰۱۳ء، ص ۲۶۸

خواجہ محبوب عالم سیدوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود بھی حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو" غوث الاعظم" کے الفاظ کے ساتھ یاد فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ " ذکر خیر" میں ہے کہ ایک دفعہ خواجہ محبوب عالم سیدوی نے حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے قصیدۂ غوثیہ کے ایک شعر سے متعلق یوں سوال کیا:

" میں نے عرض کیا کہ حضور حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشاد کے موافق جب یہ تمام زمین رائی کے دانے کے برابر ہوئی تو خزانے بھی تو نظر آتے ہوں گے؟ اور وہ خزانے زمین کے اوپر ہی سے معلوم ہوتے ہیں یا اندر نیچے سے بھی وہ خزانے نظر آجاتے ہیں؟"[1]

خواجہ محبوب عالم سیدوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے شیخ سیدی خواجہ توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا روزانہ کو معمول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ نماز صبح سے پہلے بغداد شریف کی طرف متوجہ ہو کر روضۂ مبارک حضرت پیران پیر غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور روح مطہر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فیض لیا کرتے تھے۔[2]

سلسلۂ چشتیہ کے مشہور بزرگ رئیس العاشقین مولانا شاہ فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ جن کا شمار اپنے وقت کے اکابر علما و مشائخ میں ہوتا ہے، آپ علوم ظاہریہ و باطنیہ کے جامع تھے۔ آپ حضور غوث پاک کو غوث اعظم مانتے تھے اور اپنی گفتگو میں سیدی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو" غوث اعظم" کے الفاظ سے ہی یاد فرماتے تھے جیسا کہ آپ کے ملفوظات میں ہے کہ آپ فرماتے ہیں: " بعض اشخاص بر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اعتراض کردہ اند کہ کشف در ابتدائے حال بصوفیہ میشود و از حضرت غوث پاک تا آن حیات کشف جاری بود ایں چہ دارد۔ جواب میدھم کہ

---

[1] ذکر خیر المعروف بہ صحفیۂ محبوب، ص۳۰۸

[2] ایضاً، ص۴۱۳

کشفے کہ دریں ایام از حضرت مظہر بود قطع نظر از کسب پس طینت شخص خود بر نمے گردد نہ اینکہ مرتبہ تکمیل نرسیدہ بود استغفر اللہ ربی من ھذہ القول والعقیدہ" [1]

" بعض اشخاص کی فطرت و خمیر کو کشف سے سے مناسبت ہوتی ہے چنانچہ بعض لوگ حضور غوث اعظم پر اعتراض کرتے ہیں کہ صوفیہ کو ابتدائے حال میں کشف ہوتا ہے اور حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالی علیہ سے تا آخر حیات، کشف جاری رہا اس کی کیا وجہ ہے۔ میں جواب دیتا ہوں کہ ان ایام میں آپ کا کشف کسب و تکلف سے نہ تھا بلکہ فطرت و جبلت کی وجہ سے تھا اور فطرت میں تبدیلی نہیں ہوتی اس کی یہ وجہ نہ تھی کہ حضرت غوث پاک درجہ کمال کو نہیں پہنچے تھے۔ اس قول اور عقیدہ سے میں اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔"

شہباز سلسلۂ چشت حضور سیدی پیر پٹھان غوث زماں شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ بھی حضور سیدی غوث پاک کو غوث اعظم مانتے ہیں۔ جیسا کہ آپ کرامت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" کرامت از نور باطن و صفائی قلب ظہور یابد، از ولی از ولی اللہ خوارق ظاہر شود و آں را کرامت گویند چنانچہ از غوث الاعظم و خواجگان چشت اہل شرع بہ ظہور آمد"[2]

" کرامت نور باطن اور صفائے قلب سے ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ کے ولی سے جو خوارق ظاہر ہوتے ہیں اسے کرامت کہتے ہیں۔ جیسا کہ حضور غوث اعظم اور خواجگان چشت اہل شرع بزرگوں سے ظاہر ہوئیں"

خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالی علیہ بھی سیدی عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو غوث اعظم مانتے تھے اور آپ کو غوث الاعظم کے الفاظ کے ساتھ یاد فرمایا کرتے تھے۔ "مقابیس المجالس" جو کہ آپ کے ملفوظات عالیہ پر مشتمل ایک

[1] فخری، سید نور حسین، فخر الطالبین ملفوظات حضرت فخر الدین، مطبع مجتبائی، دہلی، ۱۳۱۵ھ، ص ۲۷

[2] مناقب سلیمانی، حمیدیہ سٹیم پریس، لاہور، ص ۱۲۹

خوبصورت کتاب ہے اس میں مختلف مقامات پر سیدی غوث الاعظم کے مناقب بیان کیے گئے ہیں اور آپ کا ذکر خیر غوث الاعظم کے الفاظ کے ساتھ کیا گیاہے۔ جیسا کہ مقبوس نمبر ۱۰ سے صاف ظاہر ہے۔[1]

قطب الاولیاء مخدوم زمن شاہ محمد حسن چشتی صابری رحمۃ اللہ تعالی کا شمار سلسلۂ صابریہ کے متاخرین اکابر میں ہوتا ہے۔ آپ کی لکھی ہوئی کتب سلسلۂ صابریہ سے تعلق رکھنے والا افراد کے ہاں حجت سمجھی جاتی ہے۔ خاص طور پر مخدوم زمن کی مشہور زمانہ کتاب "حقیقت گلزار صابریہ" کو انتہائی زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ اس میں متعد مقامات پر سیدی غوث پاک رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مناقت بیان کیے گئے ہیں اور "غوث اعظم" کے الفاظ کے ساتھ آپ کا ذکر خیر کیا گیاہے۔ جیسا کہ ایک مقام پر لکھتے ہیں: "غوث اعظم قطب الاقطاب زماں۔۔۔۔۔ غوث اعظم عارف باللہ ہیں، غوث اعظم مرشد دل خواہ ہیں"[2]

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بھی سیدی غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو غوث اعظم مانتے تھے اور اپنے اپنی تصنیف لطیف "انفاس العارفین" میں آپ کا تذکرہ غوث الاعظم کے الفاظ کے ساتھ کیا ہے۔ شاہ ولی اللہ "انفاس العارفین" میں سیدی ابو الرضا محمد کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"می فرمودند یک بار حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ را دریقظہ دیدم اسرار عظیم دراں محل تعلیم فرمودند"[3]

"فرمایا: ایک مرتبہ میں نے حضرت غوث اعظم کو بیداری میں دیکھا۔ اس موقع پر آپ نے مجھے عظیم اسرار و رموز تعلیم فرمائے۔"[4]

---

[1] مولانا رکن الدین، مقابلیس المجالس: ملفوظات خواجہ غلام فرید، مترجم: واحد بخش سیال، الفیصل ناشران کتب، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص۲۵۷

[2] صابری، شاہ محمد حسن چشتی، حقیقت گلزار صابری، صابری فاؤنڈیشن، قصور، ۲۰۱۴ء، ص۵۴

[3] دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث، انفاس العارفین، اسلامک بک فاونڈیشن، لاہور، ص۶۹

[4] دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث، انفاس العارفین، فرید بک سٹال، لاہور، ۲۰۰۷ء، ص۲۰۱

اپنی تصنیف ” ہمات “ میں بھی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے سیدی غوث پاک کو ” حضرت غوث الاعظم جیلانی “ لکھا ہے۔[1]

حضرت قطب عالم سیدی خواجہ غلام محی الدین غزنوی نیروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ کبیر تھے اس کے باوجود آپ کی غوث اعظم سے محبت اور نسبت کا یہ عالم تھا کہ بقول آپ کے فرزند علامہ پیر علاؤالدین صدیقی: آپ اکثر لوگوں کو سلسلہ قادریہ میں بیعت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی فرماتے ہیں:

” حضرت جناب پیر دستگیر سید عبد القادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خداوند کریم کی بارگاہ میں بہت اونچا مرتبہ ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پیارے ہیں اور بڑی شان والے ہیں۔ ارباب علم و عرفان اہل سلوک و طریقت سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی امت کے اولیاے کاملین کو آپ کی ولادت سے پہلے ہی بشارت اور یہ خوشخبری دی تھی کہ میرے اہل بیت کی نسل و خاندان سے سید عبد القادر کا جیلان میں ظہور ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ان کو روئے زمین کے اولیاے کاملین پر سلطانی عطا فرمائے گا۔ ان کے سینے میں اللہ تعالیٰ کا خصوصی جلال اور تجلّیٰ ہو گا۔ ان کا وجود قدرت الٰہی کا مظہر ہو گا اور بے شمار کرامات وخوارق ان سے ظاہر ہوں گے “[2]

آپ مزید فرماتے ہیں:

” حضرت غوث پاک جو سید الاولیاء ہیں جن کی روحانی توجہ کے بغیر کوئی منصب ولایت نہیں پا سکتا۔۔۔۔ “[3]

فاضل اجل عارف باللہ حضرت شاہ فقیر اللہ بن عبد الرحمن بن شمس الدین علوی شکارپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ شیخ کبیر شیخ المشائخ سیدی محمد مسعود دائم نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اور سلسلہ نقشبندیہ مجدیہ کے جلیل القدر

---

[1] دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، ہمعات، ہمہ ۱۱، اکادیمۃ الشاہ ولی اللہ حیدر آباد پاکستان، ص ۶۳، ۶۲

[2] تیاپانوی، حضرت خلیفہ منشی فقیر محمد، گنج نورانی: ملفوظات حضرت غلام محی الدین غزنوی، سراج الھدی اکیڈمی، گوجرانوالہ، ۲۰۱۹ء ص ۲۸۰-۲۸۱

[3] ایضاً، ص ۲۸۱

عظیم شیخ اور فقیہ صوفی بزرگ ہیں۔[1] آپ نے حضور سیدی غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کی شان افضلیت پر اپنے مکتوبات میں بہت خوبصورت کلام کیا ہے۔ آپ اپنے مکتوبات میں سلسلۂ قادریہ عالیہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

" فضل طریقہ علیہ قادریہ بر جمیع طرق و فضل تابعان اوبر تابعان جمیع طرق چہ فضل تابع بہ فضل متبوع اس وقد قال اللہ کنتم خیر امت اخرجت للناس و ازیں جا ظاہر گردید کہ مرید طریقہ علیہ قادریہ راباوجود مرشد قادری نشاید کہ ارادت و استفاضہ از طرق دیگر کند چہ اصحاب طریق دیگر متوسط شریف حضرت غوث الثقلین استفادہ می نمائند و در اول و آخر کار بتوسط جناب ایشاں فتح باب مے یابند اگر چہ اقطاب وقت و نجباساعت باشند پس اصحاب طریق دیگر اگر استفادہ از طریقہ علیہ قادریہ نمایند در حق ایشان سبب مزید فیض خواہد بود"[2]

" سلسلۂ قادریہ کو تمام سلاسل پر فضیلت حاصل ہے اور اس سلسلے کے مریدین دیگر سلاسل کے مریدین پر فوقیت رکھتے ہیں اس لیے کہ تابع کی فضیلت متبوع کے سبب ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے " تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں" سلسلہ قادریہ کے مرید کے لیے نامناسب ہے کہ وہ کسی اور سلسلے کے شیخ سے روحانی استفادہ کرے اس لیے کہ تمام سلاسل کے مشائخ غوث الثقلین کے وسیلے سے فیضیاب ہوتے ہیں اور اول و آخران ہی کے طفیل ان پر در معرفت وا ہوتا ہے چاہے وہ اقطاب وقت و نجباء وقت ہی کیوں نہ ہوں۔ ہاں دوسرے سلاسل کے لوگوں کا سلسلہ قادریہ کے مشائخ سے استفادہ ان لے لیے فیض کی زیادتی کا موجب ہے۔"

ان تمام اکابر مشائخ کی تحاریر سے بات بالکل واضح ہو گئی کہ حضور سیدی غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نہ صرف اپنے وقت کے غوث اور قطب الاقطاب ہیں بلکہ آپ غوث اعظم بھی ہیں کہ سیدنا امام حسن عسکری کے بعد مستقل غوثیت یعنی غوثیت کبری کا منصب اللہ رب العزت کی طرف سے آپ کو عطا فرمایا گیا اور سیدنا امام مہدی تک آپ ہی اس منصب پر فائز رہیں گے اور آپ کے اور سیدنا مہدی کے درمیان جتنے بھی غوث آئیں گے وہ آپ ہی کے نائب ہوں گے۔

---

[1] ڈاکٹر فاروق حسن، گلوبل اسلامک مشن، نیویارک، امریکہ، ۲۰۱۹ء، ص ٦٧

[2] مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی، مترجم: حکیم محمد موسی امر تسری، ص ۲۱۱، بحوالہ احوال و آثار حضرت شیخ عبد القادری جیلانی، ص ۱۰۲

امام زماں علی الاطلاق امام اکبر حضور سیدی اعلی حضرت امام احمد رضاخان قادری آل رسولی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہ سلطان التارکین و سراج العارفین حضور عالم پناہ حاجی وارث علی شاہ تاجدار دیوہ شریف نے جن کو مولانا اعلی حضرت فرمایا،[1] حضور قدوۃ الاولیاء سید طاہر علاؤالدین گیلانی جن کو شیخ المفسرین اور برصغیر پاک وہند میں قرآن پاک کی تفسیر کا سردار مانتے ہیں،[2] محدث جلیل شاہ وصی احمد محدث سورتی جن کو امیر المومنین فی الحدیث کہا کرتے تھے،[3] کہنے والوں نے جن کو امام اعظم ثانی کہا اور زینت مسند آستانہ عالیہ کھوچھہ شریف حضور شیخ المشائخ عارف باللہ سیدی علی حسین اشرفی رضی اللہ تعالی عنہ جن کو قطب الارشاد فرمایا کرتے تھے اور قطب الارشاد سمجھ کر جس امام اکبر کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے[4] وہ امام اکبر اپنے رسالہ مبارکہ " طرد الافاعی عن حمی ھاد رفع الرفاعی " میں غوثیت کبری کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" قطب الاقطاب بمعنی اوّل یعنی غوث الاغواث کہ دوروں کے غوثوں کا غوث ہو، غوثوں کو غوثیت اس کی عطا سے ملتی ہو اور غوث اپنے اپنے دورے میں اس کی نیابت سے غوثیت کرتے ہوں وہ سیدنا امام حسن (عسکری) رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد حضور پر نور محی الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ والدین ابو محمد ولی الاولیاء امام الافراد غوث الاغواث، غوث الثقلین، غوث الکل، غوث اعظم شیخ عبد القادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں اور تا ظہور سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالی عنہ یہ مرتبہ عظمی اسی سرکار غوثیت کے لیے رہے گا۔"[5]

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جو سلسلۂ مجددیہ کے معروف عالم و عارف بزرگ ہیں " سیف المسلول" میں مرتبہ قطبیت ارشاد سے متعلق فرماتے ہیں: " این منصب عالی از وقت ظہور آدم علیہ السلام بروح پاک علی مرتضے کرم

---

[1] بخاری، سید صابر حسین شاہ، امام احمد رضا کاملین کی نظر میں، رضا اکیڈمی، لاہور، ۱۹۹۷ء، ص ۴۴

[2] ایضاً، ص ۹۴

[3] قادری، مولانا امانت رسول، تجلیات امام احمد رضا، مکتبہ برکاتی، کراچی، ص ۳۳۲

[4] ایضاً، ص ۱۳۱

[5] بریلوی، امام احمد رضا، طرد الافاعی عن حمی ھاد رفع الرفاعی: فتاوی رضویہ، رضا فاؤنڈیشن لاہور، ۲۰۰۵ء، ج ۲۸، ص ۳۷۳

اللہ تعالی وجہہ مقرر بود" [1]یعنی یہ منصب حضرت آدم علیہ السلام کے ظہور کے وقت سے ہی حضرت مولا علی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم کی روح پاک کے لیے مقرر تھا"

اس کے بعد اس منصب کا ائمہ اطھار کو بالترتیب عطا ہونا بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں: " بعد وفات عسکری علیہ السلام تا وقت ظہور سید الشرفا غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر الجیلی ایں منصب بروح حسن عسکری علیہ السلام متعلق بود۔۔۔۔۔ چوں حضرت غوث الثقلین پیدا شد ایں منصب مبارک بوے متعلق شد تا ظہور محمد مھدی ایں منصب بروح مبارک غوث الثقلین متعلق باشد"[2]

" حضرت حسن عسکری علیہ السلام کی وفات کے بعد سید الشرفا غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی کے زمانہ ظہور تک یہ منصب حضرت حسن عسکری کی روح مبارکہ سے متعلق رہا۔۔۔۔۔ پھر جب حضور غوث القلین پیدا ہوئے یہ منصب مبارک ان سے متعلق ہوا اور امام محمد مھدی کے ظہور تک یہ منصب سیدنا غوث الثقلین کی روح مبارک سے متعلق رہے گا۔"

امام اکبر امام احمد رضا خان قادری آل رسولی اپنی عظیم الشان تصنیف " حیاۃ الموات فی بیان سماع الاموت" میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مذکورہ بالا اقتباس نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں:

" اصل ان سب اقوال ثلثہ کی جناب شیخ مجدد الف ثانی سے ہے، جیسا کہ جلد سوم مکتوب ۱۲۳/ ۴۳ میں مفصلا مذکور۔"[3]

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں:

---

[1] پانی پتی، قاضی ثناء اللہ، سیف المسلول، فاروقی کتب خانہ، ملتان، ص ۵۲۷

[2] سیف المسلول، ص ۵۲۹-۵۲۷

[3] قادری، امام احمد رضا خان، حیاۃ الموات فی بیان سماع الاموات، رضا فاؤنڈیشن لاہور، ص ۱۵۳

" بعد از یشاں (یعنی حضرت مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الاسنی) بھر یکے از ائمہ عشر علی الترتیب والتفصیل قرار گرفت و در اعصار ایں بز گواران و همچنیں بعد از تحال ایشاں ھر کرا فیض وھدایت می رسد بتوسط ایں بزرگواران بود ملاذو ملجائے ھمہ ایشاں بودہ اند تا آنکہ نوبت بحضرت شیخ عبد القادر جیلانی رسید قدس سرہ "[1]

" یعنی مرتبہ قطبیت حضرت مرتضے کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے بعد بارہ اماموں میں سے ہر ایک کے لیے ترتیب و تفصیل کے ساتھ قرار پذیر ہوا، ان بزرگوں کے زمانے میں، اسی طرح ان کی رحلت کے بعد جسے بھی فیض وہدایت پہنچی انہی بزرگوں کے توسط سے تھی اور سب کا ملجا یہی حضرات تھے یہاں تک کے نوبت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ تک آپہنچی "

مذکورہ بالا اقتباس نقل کرنے کے بعد سیدی امام احمد رضا خان فرماتے ہیں:

" انہوں نے خود بھی اپنے لیے بھی اس منصب کا حصول مانا اور اس اعتراض سے کہ پھر اس دور میں منصب مذکورہ کا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے اختصاص کب رہا، جلد ثالث میں یوں جواب دیا کہ:

" مجدد الف ثانی دریں مقام نائب مناب حضرت شیخ است وبنیابت حضرت شیخ ایں معاملہ باو مربوط اس چنانکہ گفتہ اند نورا القمر مستفاد من نور الشمس فلا محذور "[2]

مجدد الف ثانی اس مقام میں حضرت شیخ کا قائم مقام ہے اور حضرت شیخ کی نیابت سے یہ معاملہ اس سے وابستہ ہے جیسا کہ کہا گیا ہے ماہتاب کا نور آفتاب کے نور سے مستفاد ہے۔ "[3]

---

[1] الف ثانی، مجدد شیخ احمد سرہندی، مکتوبات امام ربانی، مکتوب صد وبست وسوم، مطبع نولکشور لکھنؤ، ج۳، ص۳۴۸-۳۴۷

[2] ، مکتوبات امام ربانی، مکتوب صد وبست وسوم ،ج، ۳، ص۳۴۸

[3] حیاۃ الموات فی بیان سماع الاموات، ص۱۵۴

سلسلہ چشتیہ کے مشائخ کے احوال پر مشتمل ایک مستند و مشہور کتاب " اقتباس الانوار" ہے۔ اس کے مصنف شیخ محمد اکرم چشتی صابری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے بارے میں حضوری سیدی خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالی علیہ تاجدار کوٹ مٹھن شریف فرماتے ہیں:

"اقتباس الانوار" کے مصنف محقق بھی ہیں اور ولی اللہ بھی اور "اقتباس الانوار" بڑی معتبر کتاب ہے۔[1] یہی محقق اور ولی اللہ " اقتباس الانوار" میں حضور سیدی غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی شان غوثیت کبری بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" جمیع سلاسل کہ سوائے سلسلہ شریف قادریہ اند نیز بہ امداد وہمت آنحضرت جاری گشتہ اند و تا قیامت غلغلہ شاں بہ طفیل آنحضرت جاری گشتہ اند و تا قیامت غلغلہ شاں طفیل آنحضرت رضی اللہ تعالی عنہ باقی خواہد ماند و مشائخ کہ سر حلقہ طریق خود اند ہمہ بخدمت آنحضرت رسیدہ و تربیتھا یافتہ چنانکہ سر حلقہ سلسلہ عالیہ چشتیہ قطب الاقطاب فرد الاحباب حضرت خواجہ معین الدین حسن سجزی رضی اللہ تعالی عنہ بہ صحبت بابرکت آنحضرت در قصبہ جیال رسیدہ پنج ماہ ہفت روز در صحبت وے بماند واز آنجناب فیضھا بودہ وتربیتھا یافتہ و مقتدائے طریقہ علیہ سہر وردیہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہر وردی قدس سرہ نیز بخدمت آنحضرت رسیدہ نوازشھا یافتہ و آنحضرت مر اورا فرمود کہ یا عمر انت آخر المشہورین فی العراق و ولایت عراق ویراداد چنانکہ ولایت ہند حضرت خواجہ بزرگ رادادہ بودہ سر گروہ طریقہ کبرویہ حضرت نجم الدین کبری نیز بخدمت آنحضرت رسیدہ تربیتھا یافتہ و پیشوائے طریقہ نقشبندیہ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی نیز از خدمت آنحضرت نعمت یافتہ، بالجملہ ہر کرا فیض ظاہر و باطن رسیدہ است یا میر سید بہ وساطت آنحضرت آنکس فیض یاب میشود خواہ داند یا نداند، ولایت ہیچ ولی بے طر ازوے منظور و معتبر نمیشود و حق تعالی آنحضرت را بمقامے رسانیدہ است کہ زمام جمیع

[1] مقابیس المجالس، ص ۳۶۴،۴۷۸

تصرفات از عزل و نصب و غیر ذالک بدست وے دادہ است ہر کراخواہد درد مے بہ ولایت مے رساوند وہ ہر کسے راخواہد در یک آن از ولایت معزول کند" [1]

" سلسلۂ قادریہ کے علاوہ بھی طریقت کے تمام سلاسل آنحضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی امداد سے جاری ہیں اور آپ ہی کے طفیل قیامت تک ان کا غلغلہ باقی رہے گا۔ باقی وہ مشائخ جو کہ اپنے سلسلہ کے امام ہیں سب آنحضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تربیت حاصل کی۔ جیسا کہ سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے امام قطب الاقطاب فرد الاحباب خواجہ معین الدین حسن سجزی رضی اللہ تعالی عنہ پانچ ماہ اور سات دن تک آنحضرت کی صحبت بابرکت میں رہے اور فیض حاصل کیا۔ اسی طرح مقتدائے طریقہ علیہ سہروردیہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے آنحضرت کی خدمت میں رہ کر تربیت حاصل کی اور آپ نے ان کے حق میں فرمایا: اے عمر تو عراق کا سب سے آخری مشہور ہے، اور ساتھ میں عراق کی ولایت بھی عطا فرمائی، جس طرح آپ نے ولایت ہند خواجہ غریب نواز کو عطا فرمائی۔ سلسلہ کبرویہ کے سردار سیدی قدوۃ الاولیاء نجم الدین کبری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بھی آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر تربیت حاصل کی اور پیشوائے طریقہ نقشبندیہ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر نعمت حاصل کی۔ خلاصہ کلام یہ کہ جس بزرگ کو بھی ظاہری و باطنی فیض ملا یا ملے گا، وہ آپ ہی کے وسیلے سے ملے گا چاہے اسے اس بات کا علم ہو یا نہ ہو۔ آپ کی مہر کے بغیر کسی ولی کی ولایت، منظور و مقبول نہیں۔ اللہ تعالی نے آپ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے کہ عزل و نصب کے تمام تصرفات آپ کو دیے گئے ہیں جسے چاہیں آن واحد میں مقام ولایت تک پہنچا دیں اور جسے چاہے ولایت سے معزول کر دیں۔"

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی، شیخ محمد اکرم چشتی، شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری، خواجہ غلام محی الدین غزنوی اور سیدی امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین کے مذکورہ بالا اقوال سے ثابت ہو گیا کہ سیدنا امام حسن عسکری کے بعد غوثیت کبری کا منصب آپ کو عطا ہوا اور سیدنا امام مہدی کے ظہور تک یہ منصب سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادری جیلانی کے پاس ہی رہے گا۔ اسی لیے آپ کو فقط غوث نہیں بلکہ غوث اعظم کہا

---

[1] اقتباس الانوار، ص ۸۱

جاتا ہے۔ اور آپ کے فرمان'' قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ ''کا مطلب بھی یہی ہے کہ آپ غوث اعظم ہیں اور سیدنا امام مہدی تک تمام اولیاے کرام آپ ہی کے نائب ہیں۔ لہذا آپ کے اس فرمان کو صرف اس وقت کے ساتھ مقید نہیں کیا جا سکتا کہ آپ کا قدم صرف اس وقت کے اولیاے کرام کی گردن پر ہے اور بعد کے اولیاے کرام کو اس سے استثنا حاصل ہے۔ اگر ایسا مانا جائے تو اس سے آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی غوثیت کبری کا انکار لازم آتا ہے۔ کیونکہ اگر فقط آپ کو اس وقت کے اولیاے کرام کا سردار مانا جائے تو اس آپ کا غوث ہونا ثابت ہوتا ہے غوث اعظم نہیں۔ غوث اعظم ماننے کے لیے ضروری ہے کہ آپ کو بعد کے اولیاے کرام کا بھی سردار مانا جائے جو کہ اس منصب کا تقاضا اور اس کی شرط ہے۔

باقی رہا یہ معاملہ کہ آپ کا یہ فرمان'' قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ ''شطحیات کی قبیل سے ہے یا آپ اس کو کہنے پر مامور تھے اور آپ نے حالت صحو میں یہ جملہ ارشاد فرمایا۔ تو اس کا جواب یہ کے جمہور اور اکابر علما و مشائخ نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس معاملے میں مامور من اللہ تھے۔ جیسا کہ عارف باللہ شیخ الاسلام امام المحدثین امام ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہ امام علی متقی ہندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ صاحب کنز العمال اور صاحب مرقاہ و شرح فقہ اکبر حضرت سلطان ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ جیسے جلیل القدر محدث و متکلم آپ کے شاگرد ہیں اور عظیم الشان محدث اور زبردست فقیہ و مجتہد ہونے کے ساتھ آپ اپنے وقت کے کمال درجے کے عارف بھی تھے کہ اللہ تعالی نے آپ کو علم باطن بھی عطا فرما رکھا تھا حتی کہ آپ کی جلالت علمی پر امت کا اتفاق ہے۔ آپ '' فتاوی حدیثیہ'' میں فرماتے ہیں:

'' انهم قد يومرون تعريفا لجاهل او شكرا وتحدثا بنعمة الله تعالى كما وقع للشيخ عبدالقادر رضى الله تعالى عنه انه بينما هو بمجلس وعظه واذا هو يقول قدمى هذه على رقبة كل ولى الله تعالى فاجابه فى تلك الساعة اولياء الدنيا قل جماعة بل و اولياء الجن جميعهم وطأطئوا رءوسهم و خضعوا له واعترفوا بما قاله الارجل باصبهان فابى فسلب حاله ''[1]

---

[1] مکی، امام شہاب الدین ابن حجر، الفتاوی الحدیثیہ، دار التقوی دمشق، ۱۴۳۶ھ، ص ۵۸۲-۵۸۱

" کبھی اولیاے کرام کو کلمات بلند کہنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ جو ان کے مقامات عالیہ سے ناواقف ہو اسے اطلاع ہو یا شکر الٰہی اور اس کی نعمت کا اظہار کرنے کے لیے۔ جیسا کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے ہوا کہ انہوں نے اپنی مجلسِ وعظ میں دفعتہً فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے، فوراً تمام دنیا کے اولیاے کرام نے قبول کیا اور ایک جماعت کی روایت ہے کہ جملہ اولیاے جن نے بھی، سب نے اپنے سر جھکا دیے اور سرکار غوثیت کے حضور جھک گئے اور ان کے اس ارشاد کا اقرار کیا گیا مگر اصفہان میں ایک شخص منکر ہوا تو فوراً اس کا حال سلب ہو گیا۔"

پھر فرماتے ہیں: " ومن طأطأ رأسه ابو النجيب السهروردی وقال علی رأسی علی رأسی واحمد رفاعی قال علی رقبتی وحميد منهم و سئل فقال الشيخ عبدالقادر يقول كذا و كذا و ابو مدين فی المغرب وانا منهم اللهم انی اشهدک واشهد ملٰئكتک انی سمعت و اطعت و كذا الشيخ عبدالرحيم القناوی مد عنقه و قال صدق الصادق المصدوق "[1]

" آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ارشاد پر جنہوں نے اپنے سر جھکائے ان میں سے سیدی ابو النجیب عبد القاہر سہر وردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہیں جنہوں نے اپنا سر مبارک جھکا دیا اور کہا میرے سر پر میرے سر پر اور ان میں سے حضرت سید احمد رفاعی رحمہ اللہ تعالی علیہ ہیں انہوں نے کہا کہ میری گردن پر اور کہا کہ یہ چھوٹا سا احمد بھی انھیں میں ہے جن کی گردن پر حضور کا پاؤں ہے۔ سیدی احمد رفاعی سے گردن جھکانے کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: سیدی شیخ عبد القادر نے یوں فرمایا ہے (میرا یہ پاؤں ہر ولی کی گردن پر ہے۔ لہذا میں نے بھی سر جھکا دیا) اور انہیں میں سے سیدی ابو مدین شعیب مغربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہیں انہوں نے اپنا سر جھکایا اور کہا میں بھی انہیں میں ہوں الٰہی میں تجھے اور تیرے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے سنا اور اطاعت کی۔ اسی طرح سیدی شیخ عبد الرحیم قناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی گردن بچھائی اور کہا: سچ فرمایا سچے مانے ہوئے سچے نے۔"

[1] ایضاً

فتاوی حدیثیہ میں ہی ہے: " ذکر کثیرون من العارفین الذین ذکرنا هم و غیرهم انه لم یقل الا بامر اعلاما بقطبیته فلم یسع احداً التخلف بل جاء باسانید متعددة عن کثیرین انهم اخبروا قبل مولده بنحو مائة سنة انه سیولد بارض العجم مولود له مظهر عظیم یقول ذالک فتندرج الاولیاء فی وقته تحت قدمه "[1]

" کثیر جلیل القدر عارفین جن کا ہم نے ذکر کیا اور ان کے علاوہ بھی بہت سوں نے اس بات کا ذکر کیا ہے حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی طرف سے ایسا نہ فرمایا بلکہ اللہ تعالی نے ان کی قطبیت کبری ظاہر فرمانے کے لیے انہیں یہ کہنے کا حکم ارشاد فرمایا تھا۔لہذا کسی ولی کو گنجائش نہ ہوئی کہ گردن نہ بچھاتا اور قدم مبارک اپنی گردن پر نہ لیتا بلکہ متعدد سندوں سے بہت سے اولیاے متقدمین سے مروری ہوا کہ انہوں نے حضور غوث اعظم کی ولادت مبارکہ سے تقریباً سو برس پہلے دی تھی کہ عنقریب عجم میں سے ایک صاحب عظیم مظہر والے پیدا ہونگے اور وہ یہ فرمائیں گے " میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔اس فرمان کے سننے کے بعد اس وقت کے تمام اولیاء ان کے قدم کے نیچے سر رکھیں گے اوراس قدم کے سایہ میں داخل ہوں گے۔"

پھر سب سے آخر میں اس حکایۃ " قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ " اور اس حکایت کے ناقلین کے بارے میں فرماتے ہیں:

" وهذه الحکایة التی کادت ان تتواتر فی المعنی لکثرة ناقلها و عدالتهم "[2]

" اور یہ حکایت کثرت ناقلین اور ان کے ثقہ ہونے کی وجہ سے معنی کے اعتبار سے متواتر ہونے کے قریب ہے"

شیخ محقق محقق علی الاطلاق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جن کا شمار برصغیر کے اکابر محدثین میں ہوتا ہے، آپ اپنی تصنیف " زبدۃ الآثار " میں فرماتے ہیں:

" جناب غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی کرامات جلیلہ میں " قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ " کا اعلان بہت عظیم الشان معرکہ مانا جاتا ہے۔جب اس اعلان کی شہرت کائنات ارضی کے تمام مشائخِ وقت اور عظیم ائمہ آفاق تک پہنچی تو متقدمین

---

[1] ایضاً، ص ۵۸۲

[2] فتاوی حدیثیہ، ص ۸۵۲

نے اس اعلان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ معاصرین کی گردنیں جھک گئیں اور دنیا کے تمام مشائخ خواہ حاضر تھے یا غائب، چھوتے تھے یا بڑے، مشرق میں تھے یا مغرب میں، غرضیکہ ہر ایک نے تصدیق و تائید کی، ارباب حال نے تو اس اعلان پر بڑے لطیف اور نفیس انداز میں تبصرے کیے۔ "[1]

شیخ محقق زبدۃ الآثار میں شیخ اکبر کے حوالے سے فرماتے ہیں:

" میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ ! شیخ عبد القادر نے " قدمی ھذی رقبۃ علی کل ولی اللہ " کا دعوی کر دیا ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: صدق الشیخ عبد القادر (شیخ عبد القادر نے سچ کہا) وہ قطب وقت ہیں اور مجھ ان کی خاطر داری مطلوب ہے۔ "[2]

شیخ محقق اپنی تصنیف " اخبار الاخیار " میں فرماتے ہیں:

" مامور شد من عنداللہ بقول او قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ "[3]

حضرت سید خیر الدین شاہ ابو المعالی قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی تصنیف لطیف " تحفۃ القادریہ " میں حضور غوث پاک کے اس فرمان " قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ " کے نام سے تین ابواب قائم کیے۔ بارہواں باب " آپ کے قول " قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ " کے بیان میں، تیرہواں باب " اس بات کے بیان میں کہ آنحضرت نے یہ کلمہ خداوند کے حکم سے فرمایا " اور چودھواں باب " آپ کے اس قول کی نسبت مشائخ کرام کا آپ سے پہلے خبر دینے کے بیان میں۔

[1] دہلوی، شیخ عبد الحق محدث دہلوی، زبدۃ الآثار، مترجم: پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۲۰۰۱، ص ۳۰
[2] ایضاً، ص ۳۴
[3] دہلوی، شیخ عبد الحق محدث، اخبار الاخیار، مکتبہ نوریہ رضویہ، سکھر، ص ۱۰

تیرہویں باب میں آپ نے سیدی شیخ عدی بن مسافر، عارف باللہ سیدی شیخ علی ہیتی ، سیدی عبد الرحمن طفسونجی رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین جیسے اکابر اولیاء اللہ کے حوالے سے مختلف روایات نقل فرمائی ہیں کہ حضور سیدی غوث اعظم شیخ عبد القادری جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ یہ کلمہ " قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ" کہنے پر مامور من اللہ تھے۔ اسی طرح چودھویں باب میں سیدی شاہ ابو المعالی نے سیدی ابو بکر ابن ہرار، تاج العارفین ابو الوفاء، سیدی شیخ حماد الدباس رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین جیسے اکابر عارفین کے حوالے سے مختلف روایات نقل فرمائی ہیں جن میں ان عارفین نے پہلے سے ہی یہ خبر دے دی تھی کہ سیدی غوث پاک کا قدم اولیاء اللہ کی گردن پر ہو گا۔ [1]

مشہور محقق پروفیسر ڈاکٹر شیخ محمد بن عبد الرحمن حنبلی نے ایک عظیم الشان کتاب " شرح تاریخ المعتبر" تالیف کی ہے۔ جو کہ صوفیہ کرام کے حالات زندگی پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی تیسری جلد میں جس تفصیل کے ساتھ حضور سیدی غوث اعظم کی سیرت کو بیان کیا گیاہے وہ بے مثال ہے۔ علامہ مفتی وسیم اکرم القادری نے اس تیسری جلد کا مکمل ترجمہ " سیرت شیخ عبد القادر جیلانی" کے نام سے کیاہے۔ یہ کتاب گیارہ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو مشتاق بک کارنر لاہور کی جانب سے انتہائی دیدہ زیب انداز میں شائع کیا گیاہے۔ اس کتاب کے باب نمبر ۲۴ کا عنوان ہی " غوث اعظم کا اعلان "قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ "ہے۔ تقریباً ۳۲ صفحات پر محیط اس بحث میں ڈاکٹر محمد بن عبد الرحمن حنبلی نے تفصیلی کلام کیاہے۔ سب سے پہلے مصنف نے ان اکابر سے متعلق الگ الگ روایات بیان کی ہیں جنہوں نے حضور غوث پاک کے اس اعلان کی پشین گوئی فرمائی تھی۔ جب اکابر کی پشین گوئیاں بیان کی گئی ہیں ان میں شیخ ابو بکر ہوار، سیدی شیخ مطر، تاج العارفین ابو الوفاء، شیخ مسلمہ بن نعمۃ السروجی، سیدی شیخ غرار بن استودع بطائحی، سیدی ابو احمد عبد اللہ بن احمد بن موسی جونی، سیدی شیخ عقیل منبجی، شیخ ابو الحسن علی بن وہب سنجاری، عارف باللہ حماد بن مسلم دبّاس شامل ہیں۔ [2]

---

[1] قادری، شاہ ابو المعالی، تحفۃ القادریہ، مترجم: فضل الدین مجددی، قادری رضوی کتب خانہ، لاہور، ۲۰۰۴ء، ص ۶۳-۶۵

[2] حنبلی، الدکتور شیخ محمد بن عبد الرحمن، سیرت شیخ عبد القادر جیلانی، مترجم: علامہ مفتی وسیم اکرم القادری، مشتاق بک کارنر لاہور، ۲۰۱۵ء، ص ۲۶۹-۲۶۷

اس کے علاوہ مصنف نے ان مشائخ عظام کے نام تحریر کیے ہیں جو کہ اس مجلس میں موجود تھے جب سیدی غوث پاک نے یہ اعلان فرمایا۔ مصنف نے اس معاملے میں دو روایات نقل کی ہیں ایک روایت میں ۴۷ مشائخ کے اسماء بیان کیے گئے ہیں اور ایک روایت میں ۴۳ مشائخ عظام کے اسما کی فہرت ہے۔ مصنف نے یہ دونوں فہرستیں اپنی کتاب میں نقل کر دی ہیں۔ ان میں سے شیخ علی ہیتی، شیخ ابو سعید قیلوی، شیخ ابو نجیب ضیاء الدین عبد القاہر سہر وردی، عارف باللہ بقابن بطور وغیرہ مشہور اولیاء اللہ ہیں۔ [1]

پھر اس کے بعد ڈاکٹر حنبلی نے ان مشائخ عظام کا تذکرہ بھی کیا ہے جن کہ بارے میں روایات مشہور ہیں کہ انہوں نے غوث پاک کا اعلان سن کر اپنی گردنیں جھکا لیں۔ ان مشائخ میں سے شیخ ابو مدین مغربی، سیدنا احمد رفاعی، سیدی شیخ علی ہیتی، سیدنا شیخ عدی بن مسافر، شیخ حیات بن قیس حرانی، شیخ شریف عبد الرحیم قناوی، شیخ ابو النجیب سہر وردی، شیخ موسی زولی، شیخ موسی بن عبد اللہ بصری، شیخ مکارم نہر ملکی، شیخ خلیفۃ النہر ملکی، شیخ بقابن بطور، شیخ ابو سعید قیلوی، شیخ عبد الرحمن طفونجی، شیخ سوید بخاری، شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق اور سیدی شیخ ارسلان دمشقی کے اسمائے مبارکہ اس کتاب میں تحریر کیے گئے ہیں۔ [2]

ڈاکٹر محمد بن عبد الرحمن حنبلی نے اپنی کتاب میں ایک عنوان یہ بھی قائم کیا ہے کہ سیدی غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ یہ کہنے پر مامور تھے کہ ’’میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے‘‘۔ جیسا کہ نقل کرتے ہیں:

شیخ ابراہیم الاعزب بن الشیخ ابی الحسن علی الرفاعی البطائحی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے میرے ماموں سید شیخ احمد الرفاعی سے پوچھا:

’’حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ’’ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ ‘‘ کہا ہے تو کیا آپ اس کے کہنے پر مامور تھے یا نہیں؟

---

[1] ایضاً، ص ۲۷۳-۲۷۲

[2] سیرت شیخ عبد القادر جیلانی، ص ۲۸۴-۲۷۳

آپ نے فرمایا: "بے شکر وہ مامور تھے"۔

اسی طرح سیدی شیخ عدی بن البرکات بن صخر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے عم بزرگ شیخ عدی بن مسافر سے پوچھا:

کیا غوث پاک ایسا کہنے پر مامور تھے؟

تو آپ نے فرمایا: "ہاں وہ اس کے کہنے پر مامور ہوئے تھے اور تمام اولیاء اللہ نے اپنے سر جھکائے۔"

فقیہ ابو القاسم محمد بن عبادہ بن محمد بن عبادہ بن عبد الحسن بن منذری انصاری نے کہا: میں نے شیخ عارف سعید قیلوی سے پوچھا کہ شیخ عبد القادر نے اللہ کے حکم سے کہا تھا کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے؟

تو آپ نے فرمایا: کیوں نہیں انہوں نے اللہ کے حکم سے کہا تھا۔

اسی طرح شیخ علی ہیتی فرماتے ہیں: آپ کو اس کا امر ہوا تھا۔ آپ کو حکم دیا گیا تھا کہ اولیاء میں سے جو شخص اس کا انکار کرے وہ معزول کر دیا جائے۔

شیخ ابو اسحق ابراہیم بن شیخ عارف ابو الحسن رفاعی بطائحی نے کہا کہ میرے والد نے سیدی احمد سے کہا کہ کیا شیخ عبد القادر نے یہ کلمہ کہ "میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے" حکم سے کہا تھا یا بغیر حکم کے؟

تو سیدی احمد نے فرمایا: حکم سے کہا تھا۔

شیخ عبد ابو القاسم بن عبد اللہ بصری کہتے ہیں:

" جب شیخ عبد القادر کو یہ حکم دیا گیا کہ یہ کہیں کہ میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے تو میں نے مشرق و مغرب کے اولیاء کو دیکھا کہ وہ ان کی تواضع کے لیے اپنے سروں کو نیچے کیے ہوئے ہیں، مگر ایک شخص نے عجم کے ملک میں سر نہ جھکایا تب اس کا حال خراب ہو گیا"۔ [1]

[1] سیرت شیخ عبد القادر جیلانی، ص۲۸۸-۲۸۷

نائب رسول عارف باللہ سیدی علامہ پیر مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ مہریہ میں فرماتے ہیں:

" آپ کا سچا فرمان ذیل کہ (یہ قدم میرا ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے) از قبیل شطحیات نہیں جیسا کہ کم ظرف لوگ کم حوصلگی کی وجہ سے ایسے دعاوی کیا کرتے ہیں۔ بلکہ مقام صحویت و استقامت و تمکین میں بوجہ مامور ہونے کے ایسا فرمایا گیا ہے بوجوہ متعددہ۔"[1]

مزید فرماتے ہیں: " یہ فرمان امر خداوندی کی تعمیل نہ ہوتا بلکہ معاذ اللہ کم حوصلگی کے باعث صادر ہوتا جیسا کہ موجودہ زمانے کے بعض متصوفین کا خیال ہے تو پھر آں کا سر اصنام غیر و غیریت، آں ناصب خیام وحدت واحدیت، آں مرکز دائرہ پرکارِ وجود، آں مہبط تجلیات و انوار شہود، آں گوئے از ہمہ بردہ در حق پرستی، آں قطب الوحدت، خواجۂ خواجگان معین الحق والدین چشتی بروقت صدور فرمان عالی سب سے پہلے سر تسلیم خم نہ کرتے۔"[2]

حضرت شاہ فقیر اللہ علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

" پس ثابت شد حکم کشفاً قطعاً بر ثبوت قدم بر مبارک بر فوق رقاب جمیع اولیاے کرام اولین و اخرین قدس اللہ اسرارہم و از جمیع ماذکر دانستہ باشی"[3]

"یعنی یہ حکم کشف کے ذریعے قطعاً ثابت ہے کہ غوث پاک کا قدم مبارک اولین و آخرین تمام اولیاے کرام کی گردنوں پر ہے"

---

[1] گیلانی، پیر مہر علی شاہ، فتاویٰ مہریہ، کتب خانہ درگاہ غوثیہ، گولڑہ شریف، ۲۰۱۰ء، ص ٦١

[2] فتاویٰ مہریہ، ص ٦١

[3] مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری، ص ۱۰ بحوالہ احوال و آثار حضرت شیخ عبد القادر جیلانی، سید محمد فاروق قادری، تصوف فاؤنڈیشن، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص ۹۰

مذکورہ بالا جلیل القدر علما و مشائخ کے اقوال سے یہ بات واضح ہو گئی کے حضور سیدی شیخ عبد القادری جیلانی کا یہ فرمان "قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ" (میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے) از قبیل شطحیات نہیں ہے بلکہ آپ ایسا کہنے پر اللہ تعالی کی طرف سے مامور تھے اور آپ نے حالت صحو میں یہ کلمہ ادا فرمایا۔

حضور غوث پاک کے فرمان" قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ " سے متعلق روایت اور دیگر بہت سی کرامات کا تذکرہ آپ کی سیرت مبارکہ پر لکھی گئی شاندار کتاب "بہجۃ الاسرار" شریف میں بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ کتاب "بہجۃ الاسرار" سیدی امام نور الملۃ والدین ابو الحسن علی شطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تصنیف ہے۔ سیدی امام احمد رضا خان قادری رحمۃ للہ تعالی علیہ آپ کا تعارف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" یہ امام جلیل صرف دو واسطہ سے حضور سرکار غوثیت کے مستفیضین بار گاہ میں ہیں۔ ان کو محدث جلیل القدر ابو بکر محمد ابن امام حافظ تقی الدین انماطی سے تلمذ حاصل ہے۔ اُن کو امام اجل شہیر علامہ موفق الدین ابن قدامہ مقدسی سے، ان کو حضور قطب الاقطاب غوث الاغواث غوث الثقلین غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے، نیز ان کو امام قاضی القضاۃ محمد ابن امام ابراہیم بن عبد الواحد مقدسی سے ان کو امام ابو القاسم ہبۃ اللہ بن منصور نقیب السادات سے ان کو حضور سید السادات سے، نیز ان کو شیخ جنید ابو محمد بن حسن بن علی لخمی سے، ان کو ابو العباس احمد بن علی دمشقی سے، ان کو سرکار غوثیت سے، نیز ان کو امام صفی الدین خلیل بن ابی بکر مراعی و امام عبد الواحد بن علی بن احمد قریشی، ان دونوں کو امام اجل ابو نصر موسی سے، ان کو اپنے والد ماجد حضور سیدنا غوث اعظیم سے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور ان کے سوا اور بہت سے طرق سے ان امام جلیل کی سند حضور تک ثنائی یعنی صرف دو واسطہ سے ہے۔ ۱۳ےھجری میں ان کا وصال شریف ہے۔ اکابر اجلانے انہیں امام مانا۔۔۔۔۔۔۔۔ معاصرت دلیل منافرت ہے اور ذہبی ان امام جلیل کے زمانے میں تھے ان کی مجلس مبارک میں حاضر ہوئے ہیں باایں ہمہ اُن کے مداح ہوئے اور اپنی کتاب طبقات المقرئین میں ان کو الامام الاوحد کے لفظ سے یاد فرمایا یعنی امام یکتا، امام الشان ذہبی کے یہ دو لفظ تمام مدائح و مدارج توثیق و تعدیل و اعتماد و تعویل کو جامع ہیں۔ [1]

[1] فتاوی رضویہ، ج۲۸، ص۳۷۴

امام شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الامام الاوحد المقری نور الدین شیخ القراء بالدیار المصریۃ ابو الحسن من الشام و مولدہ بالقاہرۃ سنۃ اربع و اربعین و ستما ئۃ و تصدر للاقراء والتدریس بالجامع الازھر وقد حضرت مجلس اقرائہ واستانست بسمتہ وسکوتہ "[1]

" علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی امام یکتا، صاحب تعلیم فرقان حمید تمام بلاد مصر میں شیخ القراء ابولحسن کنیت ان کی اصل شام سے اور ولادت قاہرہ میں ۶۴۴ ھجری میں پیدا ہوئے اور جامع ازہر میں درس و تعلیم کی صدارت فرمائی۔ میں ان کی مجلس درس میں حاضر ہوا اور ان کی روش اور خاموشی سے انس پایا۔"

شیخ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زبدۃ الآثار میں فرماتے ہیں:

"بھجۃ الاسرار من تصنیف الشیخ الامام الاجل فقیہ العالم المقری الاوحد البارع نور الدین ابی الحسن علی بن یوسف الشافعی اللخمی و بینہ و بین الشیخ واسطتان"[2]

"بہجۃ الاسرار تصنیف شیخ امام اجل فقیہ عالم مقری یکتا بارع نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف شافعی لخمی ان میں اور شیخ عبد القادر جیلانی میں دو واسطے ہیں"[3]

آپ ہی اپنے رسالے " صلوۃ الاسرار " میں فرماتے ہیں:

---

[1] فتاوی رضویہ، ج۲۸، ص۳۷۵، بحوالہ طبقات المقرئین از امام شمس الدین ذہبی

[2] دہلوی، شیخ عبد الحق محدث، زبدۃ الآثار، بکسنگ کمپنی واقع جزیرہ، ص۵، بحوالہ فتاوی رضویہ، ج۲۸، ص۳۷۹

[3] دہلوی، شیخ عبد الحق محدث دہلوی، زبدۃ الآثار، مترجم: پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۲۰۰۱ء، ص ۲۷-۲۶ ملخصاً

''کتاب عزیز بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار معتبر ومقرر ومشہور ومذکور است ومصنف آں کتاب از مشاہیر مشائخ وعلماست، میان وے وحضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ دوواسطہ است ومقدم است بر امام عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہ ایشاں نیز از منتسبان سلسلہ ومحبان جناب غوچ الاعظم اند''[1]

کتاب عزیز'' بہجۃ الاسرار ومعدن االانوار'' قابل اعتبار، پختہ اور مشہور ومعروف ہے۔ اس کتاب کے مصنف مشہور علماو مشائخ میں سے ہیں۔ آپ کے اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے درمیان دوواسطے ہیں، آپ امام عبد اللہ یافعی پر مقدم ہیں۔ امام یافعی بھی سیدنا غوث اعظم کے سلسلہ عالیہ سے نسبت رکھنے والوں اور آپ سے محبت رکھنے والوں میں سے ہیں۔''

حضور حافظ الحدیث سیدی امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی تصنیف'' حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ'' فرماتے ہیں:

''علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الامام الاوحد نور الدین ابو الحسن شیخ القراء بالدیار المصریہ ولد بالقاهرة سنۃ اربع اربعین و ستمائۃ و تصدر للاقراء بالجامع الازهر و تکاثر علیہ الطلبۃ مات وی ذی الحجۃ سنۃ ثلاث عشر و سبعمائۃ''[2]

'' علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی امام یکتا نور الدین ابو الحسن دیار مصر میں شیخ القراء قاہرہ میں ۶۴۴ھ میں پیدا ہوئے اور جامع ازہر میں مسند تدریس پر جلوس فرمایا۔ طلبہ کا ان پر ہجوم ہوا، ذی الحجہ ۷۱۳ھ میں انتقال فرمایا''

امام محدث شیخ القراء شمس الملۃ والدین ابو الخیر محمد ابن الجزری رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی تصنیف لطیف'' نہایۃ الدرایات فی اسماء الرجال القراء میں فرماتے ہیں:

---

[1] فتاوی رضویہ، ج ۲۸، ص ۳۷۹، بحوالہ رسالہ صلوۃ الاسرار

[2] فتاوی رضویہ، ج ۲۸، ص ۳۷۹ بحوالہ حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ

" علی بن یوسف بن جریر بن فضل بن معضاد نور الدین ابو الحسن اللخمی الشطنوفی الشافعی الاستاذ المحقق البارع شیخ الدیار المصریۃ ولد بالقاهرة سنۃ اربع و اربعین و ستمائۃ و تصدر للاقراء بالجامع الازهر وتکاثر علیہ الناس لاجل الفوائد والتحقیق و بلغنی انہ عمل علی الشاطبیۃ شرحاً فلو کان ظهر لکان من اجود شروحها ولہ تعالیق مفیدة ، قال الزهبی و کان عزام بالشیخ عبدالقادرالجیلی رضی اللہ تعالی عنہ جمع اخبارہ و مناقبہ فی ثلاث مجلدات ، قلت و هذا الکتاب موجود بالقاهرة بوقف الخانقاہ الصلاحیۃ واخبرنی بہ و اجازہ شیخا الحافظ محی الدین عبدالقادر الحنفی وغیرہ توفی یوم السبت اوان الطهر و دفن یوم الاحد العشرین من ذی الحجۃ سنۃ ثلاث عشرة و سبعمائۃ رحمہ اللہ تعالی "[1]

" علی بن یوسف بن جریر فضل بن معضاد نورالدین ابو الحسن لخمی شطنوفی شافعی استاد محقق بارع یعنی ایسے جلیل فضائل والے کہ انہیں دیکھ کر آدمی حیرت میں رہ جائے، تمام بلاد مصریہ کے شیخ ۶۴۴ھ میں قاہرہ میں پیدا ہوئے اور جامع ازہر میں مسند درس پر جلوس فرمایااور ان کے فوائد و تحقیق کے باعث لوگوں کاان پر ہجوم ہوااور مجھے خبر پہنچی کہ شاطبیہ مبارکہ پر ان کی شرح ہے۔ اگر یہ شرح ملتی تو اس کی سب شرحوں سے بہترین شروح میں ہوتی۔ ان کے حواشی فائدہ بخش ہیں۔ امام ذہبی نے کہا کہ ان کو شیخ عبدا لقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے عشق تھااور شیخ کے حالات و کمالات تین جلدوں میں جمع کیے ہیں۔ میں شمس جزری کہتاہوں کہ یہ کتاب قاهرہ میں خانقاہ حضرت صلاح الدین انار اللہ برہانہ کے وقف میں موجود ہے۔ ہمارے استاذ حافظ الحدیث محی الدین عبد القادر حنفی وغیرہ استاذوں نے ہمیں اس کتاب کی روایات کی خبر و مضامین کی اجازت دی۔ حضرت مصنفِ کتاب ممدوح کا روز شنبہ وقت ظہر وصال ہوااور روز یکشنبہ بستم ذی الحجہ ۷۱۳ھ کو دفن ہوئے۔ رحمۃ اللہ تعالی علیہ ۔"

امام اجل عبد اللہ بن اسعد یافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ "مراۃ الجنان" میں فرماتے ہیں:

" اما کرامتہ رضی اللہ تعالی عنہ فخارجۃ عن الخضر وقد ذکرت شیئا منها فی کتاب نشر المحاسن وقد اخبرنی من ادرکت من اعلام الائمۃ الاکابر ان کرامتہ تواترتو قریب من التواتر و معلوم بالاتفاق انہ لم یظهر ظهور کرامتہ لغیرہ من شیوخ الآفاق و ها انا اقتصر فی هذا الکتاب علی واحدة منها و هی ما روی الشیخ الامام الافقیہ العالم المقری ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر بن معضاد الشافعی اللخمی فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ

[1] فتاوی رضویہ، ج ۲۸، ص ۳۷۷، بحوالہ نہایۃ الدرایات فی اسماء رجال القرآت از امام محمد جزری

تعالی عنہ بسندہ من خمس طرق و عن جماعۃ من الشیوخ الجلۃ اعلام الھدی العارفین المقتنین للاقتداء قالو جاءت امرأۃ بولدھا الحدیث۔"[1]

" یعنی حضور غوث پاک کی کرامات شمار سے زیادہ ہیں۔ انہیں سے کچھ ہم نے اپنی کتاب "نشر المحاسن" میں ذکر کیں اور جتنے مشاہیر اکابر اماموں کے وقت میں نے پائے سب نے مجھے یہی خبر دی کہ حضرت غوث پاک کی کرامات متواتر یا قریب تواتر ہیں اور بالاتفاق ثابت ہے کہ تمام جہان کے اولیاء میں سے کسی سے ایسی کرامتیں ظاہر نہ ہوئیں جیسی آپ سے ظہور میں آئیں۔ اس کتاب میں ان میں سے صرف ایک ذکر کرتا ہوں وہ جسے روایت کیا شیخ امام فقیہ العالم مقری ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر بن معضاد شافعی لخمی نے مناقب شیخ عبد القادر میں اپنی پانچ سندوں سے اور عظیم اولیاء ہدایت کے نشانوں عارفین کی ایک جماعت (یعنی سیدی عمران کمیانی وسیدی عمر بزار وسیدی ابو سعود، وسیدی ابو العباس احمد صرصری وامام تاج الملت والدین ابو بکر عبد الرزاق وسیدی امام ابو عبد اللہ محمد بن ابی المعالی بن قائد اوانی رضی اللہ تعالی عنھم) سے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کے ساتھ حاضر ہوئی۔۔۔ الی اخر الحدیث"

امام عمر بن عبد الوہاب عرضی حلبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کتاب مستطاب " بہجۃ الاسرار " کے بارے میں فرماتے ہیں:

" قد تتبعتھا فلم اجد فیھا نقلا الا فیہ متابعون غالب ما اوردہ فیھا نقلہ الیافعی فی اسنی المفاخر و فی نشرالمحاسن و روض الریاحین و شمس الدین الزکی الحلبی ایضا فی کتب الاشراف"[2]

" بے شک میں اس کتاب " بہجۃالاسرار " کو اول تا آخر جانچا تو اس میں کوئی روایت ایسی نہ پائی جسے اور متعدد اصحاب نے روایت نہ کیا ہو اور اس کی اکثر روایتیں امام یافعی نے اسنی المفاخر و نشر المحاسن و روض الریاحین میں نقل کیں یوں ہی شمس الدین زکی حلبی نے کتاب الاشراف میں"

صاحب بہجہ الاسرار خود کتاب کے خطبے میں فرماتے ہیں:

---

[1] یافعی، امام عبد اللہ بن اسعد، مرآۃ الجنان، دار الکتب العلمیہ بیروت، ج۳، ص ۲۶۸

[2] فتاوی رضویہ، ج ۲۸، ۳۷۸-۳۷۷، بحوالہ حاشیہ امام عمر بن عبد الوہاب علی بہجۃالاسرار

" لخصته كتابا مفردا مرفوع الاسانيد معتمدا فيها على الصحة دون الشذوذ"[1]

"میں نے اسے کتاب یکتا کر کے مہذب و منقح کیا اور اس کی سندیں منتہی تک پہنچائیں جن میں خاص اس صحت پر اعتماد کیا کہ شذوذ سے منزہ ہو، یعنی خالص صحیح و مشہور روایات لیں جن میں نہ ضعیف ہے نہ غریب وشاذ۔"

سیدی امام احمد رضا خان قادری ان تمام اقوال کو اپنے رسالہ مبارکہ میں نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

" الحمد اللہ ان عبارات ائمہ اکابر سے واضح ہوا ہوا کہ امام ابو الحسن علی نورالدین مصنف کتاب مستطاب " بہجۃ الاسرار " امام اجل امام یکتا محقق بارع فقیہ شیخ القراء مجملہ مشاہیر مشائخ علماہیں اور یہ کتاب مستطاب معتبر و معتمد کہ اکابر ائمہ نے اس سے استناد کیا اور کتب حدیث کی طرح اس کی اجازتیں دیں۔ کتب مناقب سرکار غوثیت میں باعتبار علو اسانید اس کا وہ مرتبہ ہے جو کتب حدیث میں "موطاے امام مالک" کا اور کتب مناقب اولیا میں باعتبار صحت اسانید اس کا وہ مرتبہ ہے جو کتب حدیث میں " صحیح بخاری" کا، بلکہ صحاح میں بعض شاذ بھی ہوتی ہیں اور اس میں کوئی حدیث شاذ بھی نہیں۔ امام بخاری نے صرف صحت کا التزام کیا اور ان امام جلیل نے صحت اور عدم شذوذ دونوں کا اور بشہادت علامہ عمر حلبی وہ التزام تام ہوا کہ اس کی ہر حدیث کے لیے متعدد متابع موجود ہیں والحمد للہ رب العلمین ایسے امام اجل اوحد نے ایسی کتاب جلیل معتمد میں جو احادیث صحیحہ اس باب میں روایت فرمائی ہیں یہاں عدد مبارک قادریت سے تبرک کے لیے ان سے گیارہ حدیثیں ذکر کر کے باذنہ تعالیٰ برکات دارین لیں وباللہ التوفیق۔"[2]

ان تمام ائمہ دین کی عبارات سے واضح ہوا کہ " بہجہ الاسرار " حضور سیدی غوث پاک کی سیرت پر لکھی گئی ایک عظیم الشان تصنیف ہے اور اس حوالے سے بنیادی ماخذ کا درجہ رکھتی ہے۔ اسی طرح اس کتاب کے مصنف بھی معتمد و مستند امام وقت اور شیخ وقت ہیں۔

---

[1] شطنوفی، امام ابوالحسن نورالدین علی بن یوسف، بہجۃ الاسرار، مصطفی البابی، مصر، ص ۲

[2] طرد الافاعی عن حمی ھادر فع الرفاعی: فتاوی رضویہ ج۲۸، ص ۳۸۰- ۳۸۱

اب آتے ہیں ابن طفیل ازہری کے اس دعوی کی طرف کہ: بعض حضرات غلو کرتے ہوئے اس قول کو نصِ وحی کا درجہ دیتے ہیں اور اس کا انکار کرنے والوں پر کفر و گمراہی کا فتوی لگاتے ہیں۔ یہ بات کسی بھی بہتان سے کم نہیں کہ بعض حضرات اس کو نص قطعی کا درجہ دیتے ہیں۔ مدعی پر لازم ہے کہ اپنے دعوی پر دلیل لائے کہ کس عالم یا شیخ نے ایسا کہا کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ فرمان نص وحی کا درجہ رکھتا ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔ در اصل مصنف نے اپنے دماغ شریف میں اپنی طرف سے کچھ من گھڑت باتیں بٹھا کر خود ہی ان کو اصول کا درجہ دے دیا ہے اور خود ہی اپنی طرف سے اہل سنت و جماعت کا مشرب بیان کرتے پھر رہے ہیں اور دعوی تحریر یہ کہ " ہر قسم کے غلو کا ابدی خاتمہ ہو جائے" فقیر کو یہاں وہ مشہور محاورہ یاد آگیا: "کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ"

فرمان غوث پاک " قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ " کے حوالے سے ابن طفیل صاحب فرماتے ہیں کہ : پہلی قسم کے وہ لوگ ہیں جو اس قول میں غلو کرتے ہیں حتی کہ یہاں تک کہتے ہیں منکر کی ولایت سلب ہو جاتی ہیں" ۔ شاید ابن طفیل کو پتا نہیں کہ کتنے ہی اکابر علما و مشائخ نے یہ بات اپنی کتابوں میں نقل فرمائی ہے کہ جب حضور سیدی غوث پاک رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یہ اعلان فرمایا، اس وقت ایک شیخ نے اس فرمان کو ماننے سے انکار کر دیا تو اس سے ولایت سلب کر لی گئی، جس کا بیان فقیر اوپر تحریر کر آیا ہے۔

علامہ محمد امین ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنے رسالہ " سل الحسام الہندی" میں فرماتے ہیں ہیں:

" علمانے کہا ہے کہ اللہ تعالی کسی گناہگار سے بر سرپیکار نہیں بہ جز منکر اولیا اور آکل ربا (سود خور) یہ دونوں نہایت معرض خطر میں ہیں کہ ان کا خاتمہ خرابی پر نہ ہو جائے کیونکہ اللہ سے لڑائی کا فرہی کی رہتی ہے "[1]

شیخ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی کے شیخ اور امام وقت سیدی عبد الوہاب قادری شاذلی آپ فرماتے ہیں:

" اے فلاں: شیخ عبد القادر عظیم الشان بزرگ ہیں اور ان کا انکار زہر قاتل ہے، اللہ تعالی اس سے محفوظ رکھے "[1]

---

[1] شامی، محمد امین ابن عابدین، رسائل ابن عابدین، ج، ۲، ص ۱۳۷ بحوالہ حضرت مجدد اور ان کے ناقدین، از شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی، ورلڈ ویو پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۹ء، ص ۶۴

اب بتائیں ابن طفیل صاحب آپ کے اس فتوے کی زد میں کتنے اکابر علما و مشائخ آ جاتے ہیں اور وہ بر سبیلِ ابن طفیل ازہری غالی ٹھہرتے ہیں نعوذ باللہ من ذلک۔

اب رہی بات عقیدے کی تو اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہ مسئلہ دینی عقائد میں سے نہیں کہ اس کے منکر کو کافر یا گمراہ قرار دیا جاسکے۔ علمائے اہل سنت و جماعت نے واضح طور پر اپنی کتابوں میں اس مسئلے کو بیان فرمایا ہے ہے۔ جیسا کہ سیدی امام اکبر امام احمد رضا خان قادری آل رسولی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

" عقیدہ وہ چیز ہے جس کا اعتقاد و مدار سنیت اور اس کا انکار بلکہ اس میں تردد گمراہی و ضلالت، اس قسم کے امور ان مسائل سے نہیں ہوتے، ہاں وہ مسلک جو ہمارے نزدیک محقق ہے اور بشہادت اولیاء و شہادت سیدنا خضر علیہ السلام و بمرویات اکابر ائمہ کرام ثابت ہے یہ ہی ہے کہ (حضور غوث پاک تمام اولیاء سے افضل ہیں) باستثناء ان کے جن کی افضلیت منصوص ہے جیسے جملہ صحابہ کرام و بعض اکابر تابعین عظما کہ [والذین اتبعوھم باحسن] (اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے) ہیں۔۔۔۔ اور حضور کے بعد جتنے اکابر ہوئے اور تا زمانہ سیدنا امام مہدی ہوں گے کسی سلسلہ کے ہوں یا سلسلہ سے جدا افراد ہوں غوث، قطب، امامین، اوتاد اربعہ، بدلا سبعہ، ابدال سبعین نقبا، نجبا، ہر دور کے عظماء کبراء سب حضور سے مستفیض اور حضور کے فیض سے کامل اور مکمل ہیں "[2]

امام احمد رضا خان قادری آل رسولی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی تحریر سے ثابت ہوا کہ اہل سنت و جماعت جہاں حضور سیدی غوث اعظم شیخ عبد القادری جیلانی رحمۃ اللہ تعالی کو صحابہ و اکابر تابعین اور ائمہ اہل بیت سے افضل نہیں مانتے بلکہ امام حسن عسکری سے لے کر امام مہدی تک اس زمانۂ خاص کے اندر آپ کی غوثیت کبری کو تسلیم کرتے ہیں اور آپ کے زمانہ کے بعد آنے والے تمام اغواث و اقطاب کو آپ کا نائب مانتے ہیں نیز یہ کہ یہ ہمارا دین نہیں بلکہ ہمارا ایک مسلک و موقفِ محقق ہے۔ لہذا ابن طفیل پر لازم ہے کہ وہ دلیل پیش کرے کہ کس عالم نے کس کتاب میں اس فرمان غوثیت کا انکار

---

[1] دہلوی، شیخ عبد الحق محدث دہلوی، مقدمہ اشعۃ اللمعات، مکتبہ نوریہ رضوریہ سکھر، ص ۲۲

[2] فتاوی رضویہ، ج ۲۸، ص ۲۶۳-۲۶۲

کرنے والے کو کافر لکھا ہے اور اگر دلیل پیش کرنے سے قاصر ہے اور جھوٹا ہے تو اپنے اس دعوے سے اللہ تبارک و تعالی کے حضور توبہ کرے اور آئندہ ایسی بہتان تراشی سے باز رہے۔

اسی طرح ابن طفیل کا یہ کہنا کہ حضور غوث پاک کی کرامات میں اکثر من گھڑت ہیں اور ان کا واقع ہونا محال ہے۔ تو اس کے جواب میں بھی عرض ہے کہ ذرا بیان تو فرمائیں کہ کون کون سی کرامات من گھڑت ہیں اور ان کے محال ہونے پر علم الکلام اور جدید سائنس کی روشنی میں اس فقیر قادری سے مکالمہ فرمائیں تاکہ پتا چل سکے کہ حضور غوث پاک کی اکثر کرامات من گھڑت نہیں بلکہ حق ہیں۔ امام ابن حجر مکی، امام عبد اللہ یافعی اور دیگر مشائخ نے واضح طور پور اپنی کتابوں میں تحریر فرمایا ہے کہ آپ سے بکثرت کرامت کا ظہور مرتبہ تواتر تک پہنچا ہوا ہے۔ اور ان کرامتوں کو پوری صحت کے التزام کے ساتھ صاحب بہجۃ الاسرار امام نور الدین شطنوفی اور دیگر مشائخ نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

اور یہ جو ابن طفیل نے اپنے مقال میں نقل کیا کہ حضور غوث پاک کی کتابوں میں ضعیف اور موضوع اقوال بیان کیے گئے ہیں ان کتابوں کو احتیاط سے پڑھیں تو اس پر یہ فقیر قادری کہے کہ جناب ذرا وہ ضعیف اور من گھڑت اقوال بھی ذرا سامنے لے کر آئیں جو حضور غوث پاک کی کتابوں میں درج ہیں اور جن کی وجہ سے ابن طفیل صاحب لوگوں کو محتاط رہنے کی ہدایت ایسے دے رہے ہیں کہ پتا نہیں ان کی کتابوں کو پڑھ کر کوئی گمراہ نہ ہو جائے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

ابن طفیل ازہری بھول گئے کہ بڑی سے بڑی معتبر تفاسیر اسرائیلیات سے بھری پڑی ہیں تو کیا ان تفاسیر کو بھی غیر معتبر اور غیر مستند قرار دے کر بہجۃ الاسرار کی طرح ان پر بھی تنقید کریں گے۔ اسی طرح احادیث مبارکہ کی بڑی سے بڑی کتب جن میں ضعیف، شاذ اور موضوع تک احادیث موجود ہیں جیسا کہ ازہری صاحب کے بقول صحاح ستہ بھی ان میں شامل ہے تو کیا ابن طفیل صاحب صحاح ستہ اور ان کے مولفین کے بارے میں بھی بہجۃ الاسرار اور امام شطنوفی پر لکھے گئے مضامین کی طرح منفی مضامین لکھیں گے؟ ابن طفیل ازہری صاحب ذرا ادھر بھی دیکھیے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کتاب "عوارف المعارف" کے بارے میں اپنے مکتوب نمبر ۱۲۱ میں فرماتے ہیں:

" صاحب عوارف کہ کامل ارباب صحو است در کتاب او چنداں معارف سکریہ است کہ چہ شرح آں دہد و ایں فقیر در ورقے بعضے معارف سکریہ اور اقدس سرہ جمع کردہ است"

" صاحب عوارف جو کاملین ارباب صحو میں سے ہیں ان کی کتاب عوارف میں اس قدر سکر پر مبنی معارف اور اسرار ہیں کہ ان کی کیا شرح کی جائے اس فقیر نے ایک ورق میں ان کے بعض سکر پر مبنی معارف کو جمع کیا ہے۔"

جی ابن طفیل ازہری صاحب کیا خیال ہے کوئی تحریر عوارف المعارف میں بیان کی گئی شطحیات کی طرف بھی ہو جائے اور شیخ مجدد کے قول کے ساتھ کچھ اقوال دیگر علما کے بھی ملا کر کوئی اپنے تفردات و تخیلات اپنے مقال میں تحریر فرمائیں اور ایسا ضرور کریں کیوں کہ کہیں عوام عوراف المعارف میں موجود شطحیات پڑھ کر گمراہ نہ ہو جائے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ اے ابن طفیل اللہ تجھے اور غوث پاک کے طفیل مجھے ہدایت کاملہ عطا فرمائے امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم۔

شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالی جیسے چند ایک علماے باطن کے وہ اقوال جو ابن طفیل نے نقل کیے ہیں اس کے جواب میں عرض ہے کہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا عوارف المعارف میں بیان کیا گیا قول کہ کلمہ غوث" قدمی هذه علی رقبۃ کل ولی اللہ"شطحیات میں سے ہے،اس کے بارے میں علمانے واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ یہ شیخ کی تصنیف "عوارف المعارف" میں الحاق کیا گیا ہے۔ جیسا کہ خواجہ شاہ محمد سلیمان خان تونسوی پیر پٹھان رحمۃ اللہ تعالی کہ خلیفہ شاہ سید محمد علی چشتی سلیمانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے خلیفہ اجل اور فاضل اکمل مولانا احسن الزماں چشتی حیدر آبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی تصنیف لطیف" القول المستحسن شرح فخر الحسن" میں فرماتے ہیں:

" هذه الجملۃ من ملحقات بعض الجهلۃ لروایۃ الشیخ نفسه عن شیخ شیخه مایخالفه "[1]

" یہ جملہ الحاقی ہے اور ان لوگوں نے درج کیا ہے جو حضرت سہروردی کی بذات خود روایت سے جاہل ہیں جو انہوں نے اپنے شیخ(ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی) سے کی ہے"

---

[1] القول المستحسن شرح فخر الحسن، ص ۳۴۲

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ”نے عوارف المعارف“ کی اسی عبارت پر تنقید کرتے ہوئے ایک رسالہ بنام ” بنام تنبیہ العارف بماوقع فی العوارف“ تحریر فرمایا۔ آپ عوارف المعارف کی اس عبارت سے متعلق اس رسالے میں فرماتے ہیں کہ یہ عبارت محض عقلی نقطہ نظر کے معیار پر ہے اور جس شخصیت کے بارے میں صادر ہوئی ہے اس کے حال سے بے خبری کی بنیاد پر ہے۔[1]

شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کے بارے میں لکھتے ہیں:

” شیخ اکبر کو اللہ تعالی نہ علم ظاہر میں یکتائے روزگار اور علم باطن میں گنجینۂ اسرار بنایا تھا ان کے متعلق صحیح رائے وہی شخص قائم کر سکتا ہے جو کہ دونوں سمندروں کا ماہر شناور ہو۔“[2]

جب شیخ اکبر کے بارے میں رائے بصواب قائم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان علم ظاہر اور باطن کا ماہر شناور ہو تو پھر کیسے حافظ ابن کثیر اور ابن رجب حنبلی جیسے علمائے ظاہر کے چند اقوال کو بنیاد بنا کر باقی تمام جمہور علمائے امت جو کہ اپنی حیثیت میں علم ظاہر و باطن کا سمندر رہیں ان کا موقف اور مسلک ٹھکرا کر سیدی غوث پاک شیخ عبد القادر جیلانی اور سیدی امام نورالدین شطنوفی کے بارے میں ان علمائے ظاہر کے قول کی پیروی کی جا سکتی ہے۔

بہت سے اکابر ہستیاں ایسی ہوئی ہیں کہ جن کے خلاف بعض اکابر علماو مشائخ کی تنقید اور سخت رائے ملتی ہے مگر کیونکہ جمہور علما کی رائے اس کے برعکس ان ہستیوں کی مدح سرائی اور ان کی تائید و توثیق میں ہوتی ہے اس لیے ہم جمہور ہی کی رائے کو قبول کرتے ہیں باقی اقوال کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جیسا کہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، حسین بن منصور حلاج وغیرہ ایسی ہستیاں کے جن کے بارے میں بعض اکابر علما کے کفر تک کے فتوے ملتے ہیں مگر اس کے باوجود ہم ابن عربی کو شیخ اکبر محی الدین اور حسین بن منصور حلاج کو فنافی اللہ اور عارف باللہ کہتے اور مانتے ہیں۔

---

[1] خلیق نظامی، حیات شیخ عبد الحق دہلوی، مکتبہ رحمانیہ، ص۱۷۶

[2] فاروقی، شاہ ابوالحسن زید مجددی، حضرت مجدد اور ان کے ناقدین، ورڈویو بلشرز، لاہور، ۲۰۱۹ء، ص۶۹

بہت سے علمائے ظاہر پہلے ایسے ہی تھے اکابر صوفیہ کا انکار کیا کرتے تھے مگر بعد میں صوفیہ کرام کے معتقد ہو گئے۔ جیسا کہ امام ابن جوزی اور سلطان العلماء عزالدین عبد السلام اس کی نمایاں مثال ہیں۔ یہی معاملہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ہے کہ آپ بھی بعد میں صوفیہ کرام کے معتقد ہو گئے تھے اور باقاعدہ سلسلہ قادریہ عالیہ میں شرف بیعت اور خرقہ بھی حاصل کیا تھا۔ [1]سیدی علامہ محمد بن یحی التاذفی الحنبلی الانصاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی کتاب " قلائد الجواہر" میں سیدی حافظ ابن حجر عسقلانی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ سے حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ارشاد گرامی " قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ " کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

اس سے آپ کی کرامات کا بکثرت ظاہر ہونا مراد ہے کہ جن کا بجز ناحق پسند شخص کے اور کوئی انکار نہیں کر سکتا"[2]

آپ نے مزید یہ بھی فرمایا:

" قال الشیخ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ قال لانہ لا یعرف فی عصرہ من کان یساویہ فی الجمع بین ھذہ الکمالات و العرض تعظیم شانہ و ھو بلا شک یستحق التعظیم واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم"

" شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یہ فرمان " قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ" اس لیے فرمایا کہ آپ کے زمانے میں کوئی دوسرا بزرگ ایسا نہ تھا جو ان کمالات کی جامعیت میں آپ کے ہم پلہ ہوتا اور اس سے مقصود آپ کی عظمت و شان کا اظہار ہے اور آپ بلاشبہ اس تعظیم کے مستحق تھے اور اللہ جسے چاہتا ہے اس کی صراط مستقیم کی طرف راہنمائی فرماتا ہے"[3]

اب خلاصہ کلام کے طور پر حضرت خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن شریف کا ایک جامع اور طویل ملفوظ نقل کیا جاتا ہے جو کہ فرمان غوث پاک " قدمی ھذہ علی رقبۃ علی ولی اللہ " کے متعلق ہر معنی کے اعتبار سے جامعیت کی خصوصیت رکھتا ہے۔ سیدی خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے ملفوظات میں ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ذکر ہو

---

[1] المرعشلی، الدکتور عبد الرحمن، المجمع المؤسس للمعجم المفھرس، دار المعرفۃ، بیروت، ج۱، ص۳۶۱-۳۶۲

[2] تاذفی، علامہ محمد بن یحی انصاری، قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبد القادر، مترجم: علامہ عبد الستار قادری، شبیر برادرز، لاہور، ۲۰۰۶ء، ص۷۹

[3] ایضاً، ص۸۰

رہا تھا کہ حاضرین مجلس میں سے کسی نے سیدی خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے عرض کیا کہ : ''حضور یہ جو مشہور ہے کہ حضرت شیخ کا قدم مبارک ہر ولی کی گردن پر ہے۔ اس کی کیفیت کیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: کہ ایک دن حضرت شیخ قدس سرہ کرسی پر بیٹھے وعظ فرما رہے تھے۔ اس اثناء میں عالم غیب سے ایک عجیب حالت آپ پر طاری ہوگئی۔ اس وقت جناب رسالت مآب ﷺ مع اپنے اصحاب رضی اللہ تعالی عنھم تشریف فرما تھے، تمام انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ مقربین بھی رونق افروز تھے۔ پس جناب باری تعالی کی طرف سے آواز آئی کہ اے عبد القادر ہم نے ہر ولی کو تمہارے زیر قدم کیا ہے۔ ان کو کہہ دو کہ تمارے زیر قدم ہو جائیں۔ اس کے بعد حضرت شیخ نے فرمایا: قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله (میرا یہ قدم سب اولیاء اللہ کی گردن پر ہے) پس ہر ولی کامل، منتہی، غوث، قطب، اوتاد، ابدال وغیرہ قریب و بعید سے جو اس وقت روئے زمین پر حضرت غوث الاعظم کے ہم عصر اور ہم زمان تھے۔ خواہ مرتبہ میں حضرت شیخ کے برابر یا مساوی تھے یا مرتبہ میں کم تھے مگر درجہ انتہا تک پہنچے ہوئے ہوئے تھے۔ سب یہ کلام سن کر پوری رضا و رغبت سے حضرت شیخ کے زیر قدم ہو کر سرفراز و ممتاز ہوئے۔ سوائے اولیاے مقدم اور اولیاے متاخر اور مبتدیان اور سالکان کے جو ابھی انتہائے سلوک کو نہیں پہنچے تھے۔ کیونکہ یہ لوگ اس حکم سے خارج ہیں اس وجہ سے کہ یہ حکم خاص ان منتہیوں کے لیے ہے جو آپ کے ہم عصر تھے آپ کی اس مجلس میں سو سے زیادہ اکابر اولیاء اللہ موجود تھے۔ سب نے گردن نیچے کر لی اور حضرت شیخ قدس سرہ کے زیر قدم ہو گئے اور سب سے پہلے ولی اللہ جو اس سعادت سے مشرف ہوئے شیخ علی ہیتی رضی اللہ تعالی عنہ تھے جن کا شمار اکابر اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔[1]

اس کے بعد خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: '' اصحاب رقبہ (جنہوں نے گردن جھکائی) کے دو گروہ ہیں ایک اولیاے حاضرین، دوسرا اولیاے غائبین اور شیخ کا قدم حاضرین کی گردن پر تھا۔ بطریق ظاہر جو ہر خاص و عام کے سامنے تھا اور غائبین کا زیر قدم ہونا بطریق باطن تھا، کیونکہ وہاں ولی مطیع کے سوا کوئی نظر نہیں آتا تھا۔ چنانچہ حضرت شیخ ابو مدین مغربی قدس سرہ نے جو حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پیر ہیں جو اس وقت اپنے گھر میں ملک مغرب (مراکش) میں بیٹھے تھے۔ اپنے اصحاب کے سامنے اچانک گردن جھکا لی اور فرمایا: '' سمعنا و اطعنا

[1] مقابیس المجالس، ص۲۵۸-۲۵۷

امر اللہ "(ہم نے اللہ تعالی کا حکم سنا اور قبول کیا)۔ یاران مجلس نے خلوت میں وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ آج شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کو حق تعالی سے حکم ہوا ہے اور یہ کہنے پر مامور ہوئے ہیں کہ" قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله "۔یہ سن کر اس زمانے کے تمام اولیاء اللہ نے کمال عجز و انکسار سے گردنیں جھکالی ہیں۔ چانچہ میں نے بھی حق تعالی کے حکم کی اطاعت کی ہے اور آنحضرت کے زیر قدم ہونے کے لیے گردن جھکالی ہے۔"[1]

اسی اثناء میں خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ اصحاب رقبہ ہیں یا نہیں ؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ارشاد فرمایا: " میرا خیال ہے کہ اس وقت آپکی عمر اٹھارہ سال ہو گی اور یہ عمران کی ابتدائے سلوک کی ہے۔ ہاں اگر آپ کے شیخ حضرت خواجہ ہارون عثمانی قدس سرہ اصحابہ رقبہ ہوں تو عجب نہیں۔ اگر آپ بھی نہ ہوں تو آپ کے شیخ حضرت حاجی شریف زندانی قدس سرہ ضرور اصحاب رقبہ ہوں گے "[2]

خواجہ غلام فرید کے مذکورہ بالا طویل ملفوظ سے سے ثابت ہوتا ہے کہ:

- حضور سیدی شیخ عبد القادر جیلانی غوث اعظم ہیں۔
- آپ کا فرمان" قدمی هذه علی رقبة ولی الله " حالت صحو میں آپ کی زبان مبارک سے نکلا اور آپ ایسا کہنے پر مامور تھے۔
- اس وقت کے تمام حاضر اور غائب تمام اولیاے کاملین نے آپ کے فرمان پر اپنی گردنیں جھکائیں چاہے وہ کسی بھی سلسلے سے تعلق رکھتے ہوں۔

---

[1] ایضاً، ص ۲۵۸

[2] ایضاً

- دیگر تمام سلاسل کے اولیاے کرام کی طرح سلسلہ مشائخ چشت کے اولیا بھی اصحاب رقبہ ہیں کہ خواجہ غلام فرید فرماتے ہیں کہ اس وقت جو بھی سلسلہ چشتیہ کے شیخ ہوں گے وہ بھی ضرور اصحاب رقبہ سے ہوں گے۔
- خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے خود بھی اللہ تعالی کے حکم کی اطاعت سمجھتے ہوئے غوث اپنی گردن جھکائی۔

رہا خواجہ غلام فرید کا غوث پاک کے حکم کو اس زمانے کے اولیاے کرام کے ساتھ خاص کرنا اور متقدمین اور متاخرین کا استثناء بیان کرنا تو یہ قدمی ھذی علی رقبۃ کل ولی اللہ کے لفظی معنی کے اعتبار سے ہے ورنہ آپ حضور غوث پاک کو تمام سلاسل کے اولیا کا سردار مانتے ہیں جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ غوث پاک کے فرمان پر اس وقت کے روئے زمین پر موجود تمام حاضر اور غائب اولیاء اللہ نے آپ کے حکم کے آگے گردن جھکائی اور سرکار غوث پاک کے زیر قدم ہوئے یوں تمام سلاسل کے اولیا حضور غوث پاک کے زیر قدم ہوئے۔ باقی استثنا کے حوالے سے ہم تہہ دل سے خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن شریف رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی رائے کا احترام کرتے ہیں۔ اللہ تعالی آپ پر مزید اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کے فیوض برکات سے ہمیں نوازے۔ امین

اب سب سے آخر میں یہ فقیر سیدی امام اکبر امام احمد رضا خان قادری آل رسولی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی غوث پاک کے حوالے سے کی گئی نصیحت کو نقل کرتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

" اے شخص! ظاہر شریعت میں حضرت سرکار غوثیت کی محبت بایں معنی رکنِ ایمان نہیں ہے کہ جو ان سے محبت نہ رکھے شرع اسے فی الحال کافر کہے یہ تو صرف انبیا علیہم الصلوۃ والسلام والثناء کے لیے ہے مگر واللہ کہ ان کے مخالف سے اللہ عزوجل نے لڑائی کا علان فرمایا ہے۔ خصوص کا انکار نصوص کے انکار کی طرف لے جاتا ہے، عبد القادر کا انکار قادر مطلق عزوجلالہ کے انکار کی طرف کیوں نہ لے جائے گا۔

ے باز اشہب کی غلامی سے آنکھیں پھرنی دیکھ اڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا

شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے　　　　کہیں نیچانہ دکھائے تجھے شجرا تیرا"[1]

ابن طفیل صاحب غور فرمائیں کیا جس سے محبت ہوتی ہے اس کے مناقب و محاسن دل کھول کر بیان کیے جاتے ہیں یا پھر اس کے محاسن کا انکار کر کے اس کی سیرت اور شان کے حوالے سے ایسا منفی کلام کیا جاتا ہے کہ جس سے واضح طور پر تقصیرِ شان کا پہلو نکلتا ہے؟ ضرورت اس امر کی ہے کہ سیدی غوث پاک کے حوالے سے مثبت علمی اور تحقیقی کام کیا جائے نہ کہ ایسا کام کیا جائے جس سے عوام کے دلوں سے ان کی محبت کم ہوتی ہو۔ یاد رہے کہ حدیث قدسی ہے جسے امام بغوی نے روایت کیا ہے کہ:

"اولیائی من عبادی الذین یذکرون بذکری و اذکر بذکرھم"

" اولیاوہ ہیں کہ میری یاد کے وقت اُن کی یاد اور ان کی یاد وقت میری یاد آتی ہے" (اللہ اکبر)

اللہ رب العزت ہمیں اپنے اولیاے کرام کی محبت عطا فرمائے۔ فقیر گزشتہ پانچ دنوں میں کمر درد کی تکلیف کے ساتھ اور دیگر فرائض کی ادائیگی کے دوران وقت میسرہ میں اتناہی لکھ سکا جو ہدایت چاہنے والوں کے کافی ہو گا ان شاء اللہ تعالی۔ اس پورے مقالے میں جو بھی حق لکھا گیا وہ اللہ رب العزت کی طرف سے ہے اور جو بھی غلطی ہوئی وہ اس فقیر کا سیاہ نامہ ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی بطفیل غوثِ اعظم ابن طفیل ازہری اور صاحبِ " قول القادری علی ابن الطفیل الازہری" اس فقیر قادری کو ایمان پر موت عطا فرمائے امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم۔

محمد کاشف اقبال سروری قادری

فاضل الجامعۃ الاشرفیہ گجرات / استاذ شعبہ علوم اسلامیہ گجرات یونیورسٹی

۱۲ دسمبر ۲۰۱۹ء بروز جمعرات

---

[1] طرد الافاعی عن حمی ھاد رفع الرفاعی : فتاوی رضویہ، ج ۲۸ ص ۳۹۱